براہوئی گرامر

ظفر مرزا

براہوئی اکیڈمی
کوئٹہ
پاکستان

سلسلہ مطبوعات نمبر ۱۳

ادیکو دار	سنہ ۱۹۸۰ء
نسخہ غاک	۱۰۰۰
چھاپ جاگہ	زمانہ پرنٹنگ پریس کوئٹہ
چھاپوک	براہوئی اکیڈمی کوئٹہ
بہا	بیست ۲۰ کلدار

فہرست مضامین

پیش لفظ

انسان —— خلا کی وسعتوں کو تسخیر کر رہا ہے —— سمٹ کر اپنے ہی خول میں چھپنے کی کوشش کر رہا ہے —— جغرافیائی حد بندیوں کو توڑ کر بین الاقوامی معاشرہ قائم کرنے کی جدوجہد کر رہا ہے۔ موجودہ جغرافیائی حد بندیوں کو مزید حصوں میں تقسیم کر رہا ہے —— تعصبات سے بالاتر ہو کر انسانیت کا علمبردار بن رہا ہے —— ذاتی اغراض و مقاصد کیلئے تعصبات کا سہارا لیکر بے گناہوں کا خون بہا رہا ہے —— فاصلے روز بروز کم ہو رہے ہیں۔ دنیا سکڑ کر ایک گھرانے کی صورت اختیار کر رہی ہے —— قریب رہتے ہوئے دوری کا احساس روز بروز بڑھ رہا ہے —— اجتماعی زندگی بسر کرنے کے باوجود اپنے آپ کو تنہا محسوس کر رہا ہے —— ایک گھرانے سے تعلق رکھنے کے باوجود بے اعتباریوں کی خلیج ہے کہ وسیع سے وسیع تر ہو رہی ہے —— امیدیں ہیں —— مایوسیاں ہیں —— بے لوث قربانیاں ہیں —— خود غرضیاں ہیں —— روشن مستقبل ہے —— تاریکیوں کا بے پایاں سمندر ہے —— قومیتوں کے جھگڑے ہیں —— انسانیت کے دعوے ہیں۔ غرضیکہ آج دنیا عجیب گومگو کیفیت سے دوچار ہے —— انسانیت تباہی و بربادی کے جس دورا ہے پر آج کھڑی ہے اس سے قبل ایسے حالات سے کبھی دوچار نہیں ہوئی تھی —— حد تو یہ ہے کہ وہ قوت گویائی جس نے انسان کو حیوان کے درجے سے بالاتر درجہ دیا وہ قوت جو قدرت نے انسان کو دوسروں تک اپنے خیالات اور احساسات پہنچانے کیلئے عطا کی تاکہ وہ دوسروں کے دکھ درد میں شریک ہو سکے اور دنیا کو انسانیت اور بھائی چارے پیغام سنائے۔ آج وہی قوت گویائی بیشتر مقامات پر باعث نزاع بن رہی ہے —— زبانیں سب ہی قابل احترام ہیں —— سب کا مقصد ایک ہے۔ سب انسان کی بہتری کیلئے ہیں نہ کہ تباہی، تفرقہ اور جھگڑا فساد کیلئے —— زبان خود کوئی مقصد نہیں بلکہ مقصد کے حصول کا ایک ذریعہ ہے کسی زبان کو دوسری زبان پر فوقیت حاصل نہیں۔ زبان کوئی بھی بری نہیں ہوا کرتی —— اچھے اور برے —— نیک اور بد کا فرق زبان کے بولنے والوں میں ہوتا ہے وہ اگر

کی صورت میں ہونے کی وجہ سے دستیاب نہیں ہیں۔ خیر جو کچھ ادھر ادھر سے ہاتھ لگا ان کا مطالعہ کیا گیا۔ ان میں زیادہ تر کتابیں ابتدائی قاعدہ کی ہیں۔ کچھ کتابیں روزمرہ بول چال سے متعلق ہیں اور جو گرمیر پر لکھی ہوئی دو چار کتابیں ہیں ان میں چونکہ بہ یک وقت دو یا دو سے زیادہ زبانوں کے سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے اس لئے کسی زبان کے ساتھ بھی مکمل طور پر انصاف نہیں کیا جا سکا ہے۔

براہوئی زبان کی گرمیر کے لکھنے سے پہلے اپنی گرمیر دانی کا جائزہ لینا ضروری تھا۔ معلوم ہوا کہ پہلے گرمیر سے متعلق خود بہت کچھ سیکھنے کو باقی ہے۔ جو بنیادی باتیں سکول اور کالج کے زمانے میں پڑھ چکا تھا انہیں ایک عرصہ ہو گیا تھا۔ لہٰذا ابتدا انگریزی کتاب کی چند مستند کتابوں سے کی۔ بعد میں اردو، فارسی اور پشتو زبانوں کی گرمیر کی بھی مطالعہ کیا، مطالعے کے دوران، دوسری زبانوں کی گرمیر کے اصولوں کا براہوئی زبان سے موازنہ کرتا رہا۔ آخر کار "بزعم خود" جب اپنی گرمیر دانی کے بارے میں شکوک و شبہات کچھ کم ہوئے تو، براہوئی زبان کی گرمیر پر کام کرنے کا فیصلہ کیا۔

مارچ ۱۹۶۸ء میں براہوئی گرمیر کے لکھنے کا کام شروع کیا۔ ابتدا میں کام کی رفتار کافی سست رہی لیکن بعد میں بنیادی اصولوں کے طے ہو جانے پر کام تسلی بخش طریقے سے آگے بڑھا۔ ۱۹۷۲ء کے اواخر میں مسودے کی پہلی نوشت مکمل ہو گئی۔ ایک ماہ اس پر نظر ثانی کرنے میں لگا۔ بعد میں یہ ضروری خیال کیا گیا کہ مسودہ براہوئی زبان کے اہل قلم حضرات کو پڑھنے کیلئے دیا جائے تاکہ اس طرح جو خامیاں رہ گئی ہوں انہیں دور کیا جائے اس سلسلے میں براہوئی زبان کے مشہور ادیب اور شاعر جناب خدائے رحیم حکیم، مشہور صحافی اور براہوئی زبان و ادب کے ماہر جناب نور محمد پروانہ اور جیکب آباد کے حکیم فیض محمد فیض جو خود بھی براہوئی زبان و ادب پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ ان سب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے باوجود اپنی گوناگوں مصروفیات کے نہ صرف مسودے کو پڑھنے کیلئے وقت نکالا بلکہ اپنے قیمتی مشوروں سے اس میں خامیوں کی نشاندہی کر کے میری راہنمائی بھی کی۔ مشوروں کی روشنی میں مسودے کی تیسری خواندگی مکمل کی گئی اور ضروری ترمیمات کی گئیں اس طرح مارچ ۱۹۶۸ء میں شروع کیا ہوا کام مارچ ۱۹۷۳ء میں جا کر مکمل ہوا۔

کتاب کے مکمل کرنے میں ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جن کے تعاون اور راہنمائی

نے میری ہمت افزائی کی۔ یہاں پر ان اہل قلم حضرات کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی تحریروں سے میں مستفید ہوتا رہا۔

براہوئی زبان کی گرامر کے لکھتے وقت میری یہی کوشش رہی کہ اس میں گرامر کی پیچیدہ مسائل پر بے کار بحث مباحثے اور موشگافیوں سے اجتناب برتا جائے اور زبان سے متعلق ضروری باتیں سہل اور عام فہم انداز میں قاری کے ذہن نشین کرایا جائے۔ اپنی اس کوشش میں مجھے کس حد تک کامیابی ہوئی ہے اس کا اندازہ پڑھنے والے ہی بخوبی لگا سکتے ہیں۔

گرامر کی یہ کتاب اس امید پر قارئیں کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں کہ یہ کتاب پاکستان کی ایک قدیم زبان کو سیکھنے، سمجھنے اور اس کے ذریعے ایک قدیم معاشرے، تہذیب، ثقافت اور ادب کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہوگی۔

تعارف

ہر زبان کسی تمدن اور معاشرت کی آئینہ دار ہوا کرتی ہے۔ زبان محض الفاظ کا بے ترتیب ذخیرہ نہیں بلکہ جس طرح کائنات کے ذرے اتفاق کی بنا پر ایک مخصوص شکل میں ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں اور عالم طبیعی کے مظاہرہ کی ایک نہج مقرر کر دیتے ہیں اسی طرح ہر زبان کے الفاظ صدیوں کے اتفاقات کے بعد ایک مخصوص شکل میں ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں اور خیالات کے قالب اور سانچے معین کر دیتے ہیں۔ زبان کی تاریخ قوم کی تاریخ ہوتی ہے وہ تاریخ نہیں جو حکمرانوں کے ناموں، جنگ کے واقعات اور تاریخوں اور سنوں کے اعداد کا ایک انبار ہوتی ہے بلکہ تاریخ سے مراد وہ تاریخ ہے جس سے یہ معلوم ہو کہ انسان کے جسم، اس کے دل اس کے دماغ اور روح پر اس دنیا کے لاتعداد دوروں اور قرنوں میں کیا گذری کتنی منزلوں کے طے کرنے کے بعد موجودہ منزل آئی۔ زمان و مکان کے حالات کے ساتھ زبان بھی خود بدلتی رہتی ہے۔ اس تبدیلی کو ماہرین لسانیات زبان کا فطری ارتقاء قرار دیتے ہیں۔ زبان کی تبدیلی میں سیاسی معاشی اور معاشرتی عوامل کا بھی بڑا ہاتھ ہوتا ہے علماء کرام اور انشاء پرداز بھی زبان کے لفظی خزانے میں کانٹ چھانٹ اور اصطلاح سازی سے اضافہ کرتے رہتے ہیں۔ ملک کی زمین کی نوعیت اور خصوصیات، اس کی آب و ہوا کی کیفیت اور اثرات، موسموں کا تفاوت، یہ سب عوامل جہاں ملک کے بسنے والوں کے خصائل ان کی ضروریات اور رسم و رواج کو متاثر کرتی ہیں وہاں زبان کی تشکیل میں بھی ان سب کا حصہ نمایاں ہوتا ہے۔

قوموں کی ارتقائی ادوار پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ زبان ارتقاء کی سفر کی ہر منزل پر ان کا ساتھ دیتی رہی ہے۔ قوم ترقی کے جن مدارج سے گذری اس نے جو کچھ محسوس کیا، اس کی معاشی ضروریات کی جو حدیں مقرر ہوئیں اور اس کے خیالات نے جس بلندی تک پرواز کی۔ ان سب موقعوں پر زبان برابر اس کا ساتھ دیتی رہی اور داخلی اور خارجی دونوں لحاظ سے اس کی ضروریات پوری کرتی رہی۔

ارسطو نے انسان کو معاشرتی حیوان کا درجہ دیا ہے اس میں اگر اتنا اضافہ کر دیا جائے تو بہتر ہوگا کہ اس معاشرتی

حیوان کی سب سے بڑی خصوصیت "نطق" یا قوت گویائی ہے۔ قوت گویائی نے آج انسان کو دوسرے حیوانات کی صف سے بالاتر کرکے اشرف المخلوقات کا درجہ دیا۔ آج یہ حیوان ناطق ترقی کی جن بلندیوں کو چھو رہا ہے۔ سب اسی قوت کی بدولت ہے۔ زبان کی ابتدا کیسے ہوئی۔ اس بارے میں ماہرین مختلف رائے رکھتے ہیں لیکن ایک بات یقینی ہے کہ تکوینِ عالم کے وقت پروردگار نے انسان میں بات چیت کی اہلیت اسی طرح پیدا کی جیسا کہ اس نے سانس لینے، چلنے پھرنے اور کھانے پینے کی قابلیت عطا کی۔ دوسرے عمل میں ہماری مرضی اور ارادے کو دخل نہیں لیکن پہلے عمل میں انسان اپنی طبعی قوتوں کو ارادتاً استعمال کرکے اپنی ضرورتوں اور فطری احتیاجات کی تکمیل کرتا ہے۔ چونکہ ضروریات ایک جیسی نہیں تھیں لہذا زبانیں بھی مختلف صورتیں اختیار کر گئیں۔ جنگلوں اور پہاڑوں کے غاروں میں زندگی بسر کرنے والا انسان اجتماعی زندگی سے نابلد تھا۔ وہ انفرادی زندگی گزار رہا تھا۔ اس کی ضروریات محدود تھیں۔ اس کی زبان بھی اس کی اپنی ذات تک محدود تھی جو کہ ممکن ہے چند آوازوں اور مخصوص اشاروں تک ہی رہی ہوں۔ شکار پر قابو پا کر وہ خوشی کا نعرہ بلند کرتا ہو گا۔ تکلیف کے وقت کرب و اذیت سے بلبلاتا ہو گا۔ اور اس طرح مختلف موقعوں پر مختلف آوازوں کے ملنے سے زبان کی ابتدا ہوئی ہو گی۔ وقت گزرتا گیا۔ ضروریات زندگی میں اضافہ اور دشمنوں سے محفوظ رہنے نے انسان کو انفرادی زندگی ترک کرکے اجتماعی زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیا۔ نئی ضروریات اور طرز زندگی نے اسے اپنے خیالات کے اظہار کیلئے نئے الفاظ تراشنے کی ضرورت کا احساس دلایا۔ انسانی زندگی کی ارتقائی ترقی کیساتھ ساتھ زبان کی ترقی بھی بدستور جاری رہی۔ انسان انفرادی زندگی چھوڑ کر کنبہ، خاندان قبیلہ اور قوم کی صورت میں زندگی بسر کرنے لگا۔ انسانی معاشرہ پھیلتا گیا۔ ضروریات زندگی میں اضافہ ہوتا گیا اور پھر وہ گھڑی بھی آگئی جب انسان نے ضروریات کی چیزوں کی کمی محسوس کی۔ اس کمی نے اسے تلاش پر مجبور کر دیا۔ یہاں سے انسان نقل مکانی کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ کنبوں کا آپس میں فاصلہ بڑھ جاتا ہے۔ ایک گھرانہ دوسرے گھرانے سے مختلف سمت میں ضروریات زندگی کی تلاش میں چل پڑتا ہے۔ اور اس طرح ایک وقت وہ بھی آتا ہے جب ان کا ایک دوسرے سے سلسلہ بالکل منقطع ہو جاتا ہے۔ نئی جگہیں، نئی ضروریات، نئے حالات میں زبان ایک دوسرے سے دور رہ کر ترقی کے منازل طے کرتی ہیں۔ ان میں حالات اور ضروریات

کے مطابق الفاظ کا اضافہ ہوتا رہتا ہے اور اس طرح زبانوں کا اختلاف وجود میں آجاتا ہے۔

قوموں کی تاریخ کو سامنے رکھ کر زبانوں کا مطالعہ کیا جائے تو مختلف ادوار میں زبان قوم کی معاشی اور معاشرتی حالات کے عین مطابق ملے گی۔ اسی طرح کسی زبان میں اگر الفاظ کے وقت کا تعین کیا جائے تو وہ لفظ اس وقت کی معاشرتی زندگی کے مطابق ہوگا۔ قدیم معاشرے میں یہ خصوصیت زیادہ نمایاں تھی موجودہ سائنسی دور میں جب کہ فاصلے ختم ہو رہے ہیں الفاظ کا یہ سفر قوموں کی معاشرتی ترقی کی رفتار سے تیز تر ہو گیا ہے۔ کوئی قوم خواہ کیسی ہی زندگی بسر کرتی ہو لیکن جدید سے جدید الفاظ، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعے منٹوں میں ان تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور یہی الفاظ اکثر زبانوں میں مروج ہو جاتے ہیں۔ ڈاکٹر محی الدین زور اپنی کتاب "ہندوستانی لسانیات" میں لکھتے ہیں کہ "زبان اور انسانی سوچ بچار کا تعلق چولی دامن کا ساہے سوچنا دراصل گفتگو کرنا ہے اور زبان اس اندرونی گفتگو کی ترجمانی کرتی ہے۔" غرضکہ جس قسم کا معاشرہ ہوگا، زبان بھی اسی قسم کی ہوگی۔ ایک زرعی معاشرے کی زبان ایک ایسے معاشرے سے جو زرعی دور سے گذر کر صنعتی دور میں شامل ہو گیا ہو، کم وسیع ہوگی۔ یعنی اس زبان میں الفاظ کا ذخیرہ اور صنعتی معاشرے کے حالات کے مطابق احساسات کی ترجمانی کیلئے الفاظ کی تعداد کم ہوگی۔

ایک اندازے کے مطابق دنیا میں سات ہزار زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ان سات ہزار زبانوں میں سے ماہرین نے دوسو ایسے گروہ بنائے ہیں جن میں ہر گروہ میں شامل زبانوں کا دوسرے گروہ کی زبانوں سے کوئی رشتہ نہیں۔ اس میں ایسی زبانیں بھی شامل ہیں جو بذات خود ایک علیحدہ گروہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ دنیا کی زبانوں کو تاریخ اور نسلی رشتوں کے لحاظ سے آٹھ بڑے خاندانوں میں تقسیم کیا گیا ہے جو سامی، ہند چینی، دراوڑی، مونڈا افریقی بانٹو، امریکی، ملایا، اور ہند یورپی ہیں۔

اس طویل تمہید سے میرا مقصد ان عوامل کا ایک سرسری جائزہ پیش کرنا تھا جو ایک زبان پر اثر انداز ہو سکتی ہے تاکہ اس طرح زبان کی گرامر کا مطالعہ کرتے وقت نہ صرف پس منظر کا نقطہ ذہن میں ہو بلکہ اس سے زبان کے مزاج کو سمجھنے میں بھی آسانی ہو۔ براہوئی زبان کے قواعد کے بارے کچھ لکھنے سے پیشتر بہتر ہوگا اگر براہوئیوں سے متعلق چند بنیادی باتیں جان لی جائیں تاکہ جب ان بنیادی باتوں کو مندرجہ بالا تمہید کی روشنی

میں رکھ کر زبان کا مطالعہ کرنے سے قاری اپنے ذہن میں ایک واضح نقشہ قائم کر سکے گا۔

براہویوں سے متعلق اسوقت تک جتنے بھی نظریے پیش کیے گئے ہیں ان میں سے زیادہ تر قیاس آرائیوں پر مبنی ہیں جن افسانوی رنگ آمیزی کا عنصر کافی حد تک نمایاں ہے۔ جو مختلف نظریے اسوقت تک پیش کیے گئے ہیں ان کے مطابق بعض نے انہیں دراوڑ قرار دیا ہے۔ کوئی انہیں آریہ کہتا ہے تو کسی نے انہیں بلوچوں کے طائفہ اول کا نام دیا ہے۔ ڈینیس برے (DENYS BRAY) لکھتا ہے کہ یونانی جب خراسان اور شمالی بلوچستان پر قابض ہوئے اس وقت براہوئی وادی ہلمند میں مقیم تھے اس علاقے کو یونانیوں نے "بردیا" (BIROEA) کا نام دیا یہی نام بدل کر براہوئی ہوا۔ انیسویں صدی کا سیاح چالس میسن براہوئی کو دو الفاظ کا مرکب قرار دیتا ہے یعنی "با" (BA) اور روہی (ROHI) جس کے معنی پہاڑی باشندے کے ہیں۔ ایک اور مورخ ایل۔ ڈی سٹیمپ (L.D. STAMP) لکھتا ہے کہ "بردیا" کا اصل نام "برادہ" (BRADA) تھا جو کہ شام کے علاقے میں ایک مشہور نہر ہے۔ اس نہر پر خطۂ دمشق اور وادی دمشق کی زراعت کا دارومدار ہے۔ یہ نہر جھیل "ہرمان" سے نکلتا ہے اور دمشق کی مشرقی جھیل عقبیہ میں جا گرتا ہے اکثر مورخین کا یہ خیال ہے کہ براہوئی، براہیم یا ابراہیم کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ آر ہیوز۔ بلر لکھتا ہے کہ براہوئیوں کے جد اعلے "میر براہو" دراصل ابراہیم علیہ السلام کا مخفف ہے۔ امپیریل گزیٹیئر آف انڈیا میں بھی یہی نظریہ پیش کیا گیا ہے اور ثبوت کے طور پر بلوچی شاعری کا حوالہ دیا گیا ہے جس میں براہوئیوں کو "براہو" کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا، جلد سوم کے صفحہ گیارہ پر براہوئیوں سے متعلق یہی نظریہ پیش کیا گیا ہے۔ ایک نظریہ یہ بھی ہے کہ شروع شروع میں براہوئی قبائل کوہ البرز کے دامن میں آباد تھے۔ اس لئے انہیں "برز کوہی" کہا جاتا تھا جو بعد میں بدل کر بروہی یا براہوئی کہلانے لگا۔ ثبوت کے لئے شاہنامۂ فردوسی کے وہ اشعار پیش کیے جاتے ہیں جن میں نوشیروان کے ہاتھوں بلوچوں کی شکست اور فرار کا ذکر کیا گیا ہے۔ رائے بہادر لالہ ہیتو رام "تاریخ بلوچستان" میں لکھتے ہیں۔

"وجہ تسمیہ لفظ براہوئی اغلباً براہیم کی اولاد ہونے سے منسوب ہو سکتا ہے یا سکونت علاقہ بروہ ضلع "حلب" سے وہ براہوئی مشہور ہوئے۔"

بلوچوں اور براہویوں دونوں کے اپنے آپکو بلوچ کہلانے کے بارے میں لالہ ہیتو رام لکھتے ہیں کہ "لفظ بلوچ دونوں خاندانوں پر یکساں حاوی ہوسکتا ہے کیونکہ بموجب لفظ جلبی لفظ بلوچ کسی خاص ذات یا قوم سے منسوب نہیں بلکہ بلحاظ پیشہ اور چال چلن کے یہ نام دیا گیا یعنی جو لوگ صحرانشین اور اہل مویشی ہمیشہ خانہ بدوش رہتے ہوں ان کو بلوچ کہا جاتا ہے۔ پس یہ صفت اقوام بلوچ اور براہوئی میں یکساں پائی جاتی ہے۔" ڈاکٹر محی الدین زور اپنی کتاب "ہندوستانی لسانیات" میں دراوڑ زبانوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "دراوڑیوں کے آغاز کے متعلق جدید ترین نظریہ یہ ہے کہ وہ بحیرہ روم کے قرب وجوار کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں اور ایک عرصے تک عراق میں رہ چکے ہیں۔ جب سقادیوں یا سامیوں کا دباؤ بڑھنے لگا تو بلوچستان کے راستہ سے (یہاں ان کی ایک زبان براہوئی موجود ہے) ہند میں داخل ہوئے۔

براہویوں کی تاریخ اور نام کی وجہ تسمیہ کیطرح براہوئی زبان بھی ماہرین کیلئے معمہ بنی ہوئی ہے۔ ڈاکٹر ٹرمپ براہوئی زبان کو دکنی دراوڑی زبانوں میں شمار کرتا ہے۔ کالڈویل اس بات سے متفق ہے کہ اس میں دراوڑی زبان کے الفاظ موجود ہیں۔ جناب کامل القادری لکھتے ہیں کہ براہوئی زبان اور جنوبی ہند کی زبانوں کے اوضاع و قواعد میں جو مشابہت ہے ان میں ضمائر اور اعداد نمایاں ہیں۔ یہ اجزائے کلام اکثر بیشتر ایک زبان سے دوسری زبان میں نہایت مستند اور فیصلہ کن ثابت ہوتے ہیں۔ پروفیسر انور رومان اپنی انگریزی کتاب "کوئٹہ قلات کے براہوئی" میں اس زبان کو پاکستان کی قدیم ترین زبان قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ممکن ہے کہ ۵۰۰۱ قبل مسیح میں مختلف اطراف سے آرین اور آریائی زبانوں کے اثرات نے براہوئی زبان کو جو اس وقت ترقی پر ہوگی ختم کر دیا ہو اور اس پر اس حد تک اثر انداز ہوا ہو کہ اس نے براہوئی کلاسیکی ادب اور رسم و رواج تک کو یکسر بدل دیا ہو۔ اس زبان میں فارسی الفاظ کی کثرت اور براہوئی اعداد میں تین سے اوپر کے اعداد کا نہ ہونا اس بات کی دلالت ہے کہ براہوئی زبان پر بیرونی اثرات کتنے شدید رہے ہوں گے۔ جناب انور رومان قواعد کے اعتبار سے براہوئی زبان کو وادیٔ سندھ کی قدیم زبان قرار دیتے ہیں جو کہ "موہن جو ڈیرو" میں آباد لوگوں کی زبان تھی۔ سر ڈینس برے کا خیال ہے کہ براہوئی زبان کا تعلق وادی سندھ کی تہذیب سے نہایت گہرا ہے بہت ممکن ہے کہ موہن جو ڈیرو" میں آباد لوگوں کی زبان براہوئی یا جنوبی ہند کی وہ زبانیں رہی ہوں جسے علماء لسانیات دراوڑی السنہ سے موسوم

کرتے ہیں۔ ڈاکٹر محی الدین زور دراوڑی زبانوں کی تفصیل کا نقشہ پیش کرتے ہوئے براہوئی زبان کو بھی اس میں شامل کرتے ہیں۔

ڈراویڈی زبانیں
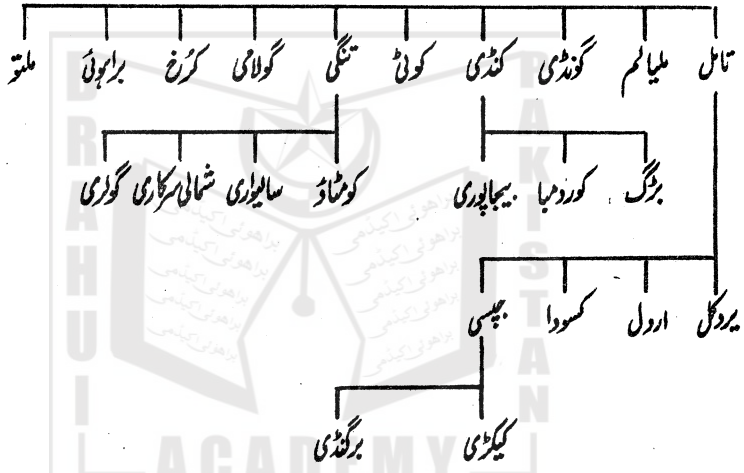
مشہور براہوئی مقولہ ہے "میں نے براہوئی زبان سیکھ لی میں براہوئی ہو گیا" آئیے اس مقولے کی سچائی معلوم کرنے کیلئے براہوئی قبائل پر ایک نظر ڈالتے جائیں۔

میر رحیم داد خان مولائی شیدائی براہوئی قبائل کی تقسیم یوں کرتے ہیں۔

(۱) خالص عرب قبائل	میرواڑی، قمبرانی، گرگناڑی، قلندرانی، احمدزئی، ذگر مینگل
(۲) افغان	شاہوانی، رئیسانی اور سرپرہ
(۳) رند	بنگل زئی، لانگو، زہری
(۴) ترک و ایرانی	محمد حسنی کرد
(۵) جاٹ	مینگل، بزنجو، ساجدی، زہیری، محمد شہی، سنجاری

بعض مورخین مینگل قبیلے کو منگول نسل سے قرار دیتے ہیں۔ میر صالح محمد لہڑی نے اپنی کتاب "بلوچستان" میں بزنجو قبیلے کو رند لکھا ہے۔

ہیوز بلر (HU GHES BULLER) کی رپورٹ کے مطابق خان خدائیداد خان نے قلات کے خالص براہوئی قبائل کی فہرست یوں ترتیب دی تھی۔

(١) خالص براہوئی	قمبرانی، میروانی، گرگ ناڑی، قلندرانی
(٢) رند بلوچ	بنگل زئی، لانگو، لہڑی
(٣) پٹھان	رئیسانی، شاہوانی، سرپرہ
(٤) ایرانی	کرد، محمد شہی
(٥) جاٹ	بزنجو، مینگل، ساجدی، زہری

براہوئیوں کے اس مختصر جائزے کے بعد براہوئی زبان پر ان بیرونی اور اندرونی عوامل کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے جنہوں نے اس زبان کو بنایا اور موجودہ شکل دی۔

براہوئی گرامر — ایک جائزہ

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ زبان پہلے بنتی ہے اور اس کے بولنے کے اصول بعد میں وضع کیے جاتے ہیں۔ بولنے والوں کی اکثریت زبان کے بولنے میں جو اصول اپناتے ہیں وہی اصول بعد میں زبان کی گرامر بن جاتی ہے گرامر کا لفظ اردو میں انگریزی زبان سے آیا ہے جو خود انگریزی میں فرانسیسی سے لیا گیا ہے یہ پہلے پہل یونانی سے لاطینی زبان میں آیا اور پھر لاطینی سے فرانسیسی میں مستعمل ہوا۔ ماہرین نے گرامر کی مختلف تعریفیں کی ہیں۔ گرامر کا اگر وسیع ترین مفہوم لیا جائے تو الفاظ کے استعمال کے اصولی مطالعے کو گرامر کہا جا ہے ڈاکٹر ولیم سویٹ گرامر کی تعریف میں لکھتا ہے کہ ایک عام شخص کیلئے گرامر اصولوں کے اس مجموعے کو کہا جاتا ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی زبان بولنا یا لکھنا چاہئے تو اس پر ان اصولوں کی پابندی لازمی ہوگی۔ ڈاکٹر ٹرائیڈمز گرامر کی تعریف ان الفاظ میں کرتا ہے۔ "زبان کے ذریعے خیالات کے اظہار کے اصول بحث کو گرامر کہتے ہیں"۔

گرامر کی ابتداء کیسے اور کب ہوئی۔ اس بارے میں وثوق سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ جہاں تک انسانی علم کا تعلق ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا میں پہلی گرامر سنسکرت کے ایک ماہر پانینی نے چار صدی قبل از مسیح لکھی تھی۔ لیکن پانینی کو دنیا کا پہلا گرامر نویس نہیں کہا جا سکتا کیونکہ پانینی نے خود اپنی گرامر میں سات دوسرے ماہرین گرامر کا تذکرہ کیا ہے جو اس سے قبل گزرے ہیں۔

براہوئی زبان کے قواعد اور اصولوں سے متعلق قدیم ترین مضامین اور کتابیں مغربی محققین کی لکھی ہوئی ہیں۔ یورپی اقوام جہاں بھی گئے انہوں نے وہاں اپنی نوآبادی نظام کو مستحکم کرنے کی غرض سے اس علاقے کی تہذیب، ثقافت، زبان غرضکہ ہر پہلو کا نہایت غور سے خود بھی مطالعہ کیا اور اپنی جانشینوں کے لئے تحریری دستاویزات بھی چھوڑ گئے تاکہ وہ اس سے مستفید ہو سکیں۔ ان اقوام کی تبلیغی دستے بھی جب مختلف علاقوں میں عیسائیت کی تبلیغ کیلئے پہنچے تو انہوں نے بھی اپنے مقصد میں کامیابی کیلئے اس علاقے کی زبان اور

تہذیب کا مطالعہ کیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان تمام پس ماندہ علاقوں میں جہاں سفید پوست اقوام کی حکومت قائم رہی تحقیق کا تمام تر ابتدائی کام انہیں سفید پوستوں نے سرانجام دیا۔ چونکہ یہ تمام کام ایک خاص مقصد کو مدنظر رکھ کر کیا گیا تھا۔ اس لیے ان میں ایسی باتیں بھی شامل ہیں جن کا گو حقیقت سے دور کا واسطہ نہیں لیکن ان سے حاکموں کو حکومت کے چلانے میں مدد مل جاتی تھی۔

براہوئی زبان اور ادب کا پہلی بار باقاعدہ مطالعہ آر۔ لیچ نے کیا اپنے مطالعات کو اس نے بعد میں جرنل آف ایشیاٹک سوسائٹی بنگال میں ۱۸۳۸ میں شائع کیا۔ بعد میں اس کا ایک ایڈیشن ۱۸۹۰ء عیسوی میں ایک کتابچے کی شکل میں شائع ہوا۔ ۱۸۷۴ء عیسوی میں "بیلو" نے اپنی کتاب "فرام دی انڈس ٹو دی ٹائیگرس" (سندھ سے دجلہ تک) میں براہوئی زبان کی مختصر گریمر لکھی۔ ۱۸۷۷ عیسوی میں مولوی اللہ بخش نے کراچی سے "دی ہینڈ بک آف براہوئی لینگویج" شائع کی۔ ۱۸۸۰ میں جرمن ڈاکٹر ٹرمپ نے میونخ یونیورسٹی میں لسانیات کی جو کتاب شائع کی اس میں براہوئی زبان کا بھی ذکر کیا گیا۔ ۱۸۸۷ عیسوی میں ڈاکٹر ڈبلیو کا تھیوڈور نے جرنل آف ایشیاٹک سوسائٹی کی نئی سیریز میں براہوئی گریمر پر ایک مضمون شائع کیا۔ ۱۹۰۶ میں جی۔ اے گریرسن نے کلکتہ سے "دی لینگوسٹک سروے آف انڈیا" میں براہوئی گریمر کے بارے میں لکھا۔ ۱۹۰۹ عیسوی میں ڈینس برے "نے براہوئی زبان کے قواعد اور اصولوں پر ایک کتاب لکھی۔ ۱۹۵۲ میں فرانسیسی زبان میں براہوئی گریمر شائع ہوئی۔ ۱۹۶۲ء میں ایم۔ اے ایمی نو نے اپنی کتاب "براہوئی اور دراوڑی زبان کی تقابلی قواعد" میں اس زبان کے قواعد پر بحث کی۔ ان کے علاوہ اطالوی اور روسی زبانوں میں بھی براہوئی زبان پر کام ہوا ہے۔

براہوئی زبان کے مقامی دانشوروں نے بھی اس سلسلے میں کام کیا ہے۔ جناب نور محمد پروانہ مدیر ہفت روزہ "ایلم" مستونگ کی کتاب "براہوئی قاعدہ" جو براہوئی زبان میں ہے ۱۹۶۱ عیسوی میں شائع ہوئی۔ پروانہ صاحب براہوئی زبان کی نشاۃ ثانیہ کے علمبرداروں میں سے ہیں۔ پروانہ صاحب کی کتاب چونکہ براہوئی میں ہے اس لیے اس سے صرف وہی مستفید ہو سکتے ہیں جو پہلے سے براہوئی سمجھتے ہوں۔ کتاب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے ابتدائی قاعدہ ہے۔ اس میں فقروں کے ذریعے مختلف افعال سمجھانے

کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن براہوئی زبان کی گرامر کے بارے میں کتاب خاموش ہے۔ پروانہ صاحب نے قاعدہ کیلئے فارسی رسم الخط کو اپنایا ہے۔ قاعدہ نوشکوی جسے حاجی گل محمد نوشکوی نے لکھ کر ۱۹۶۲ء میں شائع کیا وہ بھی پروانہ صاحب کے قاعدہ کی طرز پر لکھا گیا ہے البتہ اس میں تحریر کیلئے عربی رسم الخط کو اپنایا گیا ہے قاعدہ میں الفاظ اور فقروں کے معنی اردو میں بھی لکھے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے غیر براہوئی داں بھی کسی حد تک اس سے مستفید ہوسکتا ہے۔ لیکن چونکہ اس میں مختلف افعال کی ساخت وغیرہ کے اصول نہیں سمجھائے گئے ہیں۔ اس لئے براہوئی زبان سے ناواقف قاری اس سے کوئی خاص فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ مولوی عبدالغفور درخانی کا قاعدہ براہوئی بمعہ بولچال دو حصوں پر مشتمل ہے اس کتاب کی خصوصیت کتاب کا بہ یک وقت چار زبانوں میں ہونا ہے۔ قاعدہ کا بڑا فائدہ پڑھنے والے کو ایک ہی نظر میں چار زبانوں کے الفاظ اور فقروں کا معلوم ہوجاتا ہے۔ دوسرے حصے میں گرامر کے چند باب بھی شامل کئے گئے ہیں۔ لیکن چونکہ مولوی صاحب نے بہ یک وقت چار زبانوں کیطرف توجہ دی ہے اس لئے ساری کی ساری زبانیں تشنہ رہ گئی ہیں۔ براہوئی زبان کے بارے میں اس وقت تک جتنی کتابیں لکھی جاچکی ہیں ان میں آغا نصیر خان احمدزئی کی کتاب بلوچی، براہوئی، لوز راہبند، ایک کامیاب کوشش ہے۔ آغا صاحب کی شخصیت محتاج تعارف نہیں ہے۔ انہیں بہ یک وقت اردو، فارسی، بلوچی، براہوئی اور پشتو پر عبور حاصل ہے۔ آغا صاحب کی کتاب تین زبانوں میں ہے۔ کتاب کے صفحوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ دائیں جانب براہوئی اور بائیں جانب بلوچی زبان کی گرامر اُسی زبان میں سمجھائی گئی ہے بیچ بیچ میں اردو میں گرامر کے اصولوں کی وضاحت کی گئی ہے۔ کتاب کی بڑی خصوصیت گرامر کی مختلف اصطلاحات کیلئے، براہوئی اور بلوچی الفاظ کا انتخاب ہے جو ایک اہم کام ہے۔ کتاب چونکہ تین زبانوں میں ہے اس لئے اس میں بھی پڑھنے والے کی تسلی نہیں ہوتی۔ "بولی جا" کتاب بلوچستان کے جوانمرگ صحافی اور ادیب مرحوم غلام محمد شاہوانی کی تصنیف ہے جسے ان کی موت کے بعد جناب غلام حیدر حسرت نے ۱۹۶۷ء میں شائع کروایا۔ یہ کتاب بھی تین زبانوں بلوچی، اور براہوئی اور اردو میں ہے روزمرہ کے استعمال کے فقرے بلوچی، براہوئی اور اردو میں ایک ساتھ دیئے گئے ہیں۔ کتاب جیسا کہ نام سے ظاہر

ہے "بول چال" سے متعلق ہے۔ اس میں گرمیر اور زبان کے قواعد کا کوئی تذکرہ نہیں کیا گیا ہے۔

براہوئی زبان کے بارے میں تازہ ترین کتاب جناب پیر محمد زبیرانی کی کتاب "براہوئی اردو آسان گرامر" ہے۔ کتاب براہوئی اکیڈمی کی جانب سے ۱۹۷۱ء میں شائع ہوئی ہے زبیرانی صاحب کی کوشش کو ایک کامیاب کوشش کہا جا سکتا ہے براہوئی زبان کے بارے میں ایک ہی زبان میں غالباً یہ پہلی کامیاب کتاب کہی جا سکتی ہے۔ کتاب کے لکھتے وقت مصنف نے غالباً اس بات کو پیش نظر رکھا ہوگا۔ کہ کسی وقت ممکن ہے یہ کتاب سکول کے نصاب میں شامل ہو اس لئے ہر سبق کے بعد اس سے متعلق سوالات اور مشق کیلئے جملے بھی دیئے گئے ہیں۔

براہوئی رسم الخط اور حروف تہجی

سادہ آوازوں کو تحریری علامات میں لانے کا نام ہجا ہے۔ ہجا میں حروف کی آواز اور ان کی حرکات وسکنات سے بحث کی جاتی ہے۔ حروف کے مجموعہ کو ابجد کہتے ہیں جو ابتدائی حروف ا ب ج د سے مل کر بنا ہے۔ انسان کے منہ سے مختلف آوازیں نکلتی ہیں۔ آوازوں کا یہ اختلاف ان کے مخارج کیوجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ جو انسان ہونٹوں، تالو، زبان اور حلق کی مدد سے نکالتا ہے۔ ان جدا جدا آوازوں کو حرف کہا جاتا ہے۔ دو یا دو سے زیادہ حروف کے ملنے سے کلمہ بنتا ہے اور مختلف بامعنی کلموں کے ملنے سے کلام یا فقرہ بنتا ہے۔ جو زبان جتنے حروف پر مشتمل ہوتی ہے ان حروف کو اس زبان کے حروف تہجی کہتے ہیں۔ مختلف زبانوں میں حروف تہجی کی تعداد مختلف ہوتی ہے۔ پشتو میں ان حروف کی تعداد اکتالیس ہے۔ ڈاکٹر مولوی عبدالحق "قواعد اردو" میں اردو میں ان کی تعداد پچاس بتاتے ہیں۔ فارسی حروف تہجی کی تعداد تینتیس ہے۔

حروف دیکھنے میں تو مختلف آوازوں کی علامتیں ہیں لیکن ان حروف کے ناموں سے کوئی سادہ آواز پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ حقیقت میں وہ الفاظ ہے۔ مثلاً "الف"۔ ا ل ف حروف کا مجموعہ ہے۔

حروف تہجی کے جو مختلف نمونے اس وقت مروج ہیں۔ ابتداء میں ان کی ساخت موجودہ صورت سے بالکل مختلف ہوا کرتی تھی۔ شروع شروع میں اظہار مطلب کیلئے تصویروں سے کام لیا جاتا تھا۔ مثلاً اگر گائے بتانا مقصد ہوتا تو گائے کی تصویر بنائی جاتی۔ بعد میں مختلف اجزاء کی تصویروں سے اظہار مطلب کا کام لیا جانے لگا۔ نظر کیلئے آنکھ کی تصویر بنائی جاتی تھی۔ اسی طرح ٹانگوں کی تصویر سے رفتار مطلب لیا جاتا تھا۔ تیسرے دور میں کسی شے کی تصویر سے یا ظاہری علامت سے اس شے کی خصائص مراد لی جاتی تھی بعد میں مختلف اشیاء کی تصویر سے اس شے کے نام کی ابتدائی آواز مراد لی جانے لگی اور اس طرح آہستہ آہستہ یہ تصویریں مختلف آوازوں کی جگہ استعمال ہونے لگیں۔ آج ہمارے استعمال میں جو حروف ہیں وہ انہیں تصویروں کی مختلف تبدیل شدہ شکلیں ہیں مثلاً انگریزی حرف "A" ہی کو لیں۔ اس کی ابتدائی صورت گائے کے سر کی

تصویر تھی۔ اسی طرح حرف "س" عبرانی میں دانت کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اس حرف کے دندانے دانتوں سے مشابہت رکھتے ہیں۔ اسی طرح حرف "ب" درحقیقت بیستہ ہے جس کی ابتدائی شکل مستطیل مکان کی سی تھی ▭ اس کے نیچے نقطہ مکان کے سامنے بیٹھے ہوئے شخص کی تصویر تھی۔ جس کی شکل بعد میں بدل کر ایک لکیر ہوگئی۔ اور آدمی نقطہ رہ گیا۔ غرضکہ اسی طرح سارے حروف کی اپنی اپنی جدا ابتدائی شکلیں تھیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے حروف سادہ آوازیں نہیں ہیں۔ بلکہ الفاظ ہیں۔

براہوئی زبان کیلئے ابتدا میں کونسے حروف استعمال ہوتے تھے۔ ان حروف کی شکلیں کیا تھیں۔ اس بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ قدیم ترین نسخے اور مسودے زیادہ تر عربی رسم الخط میں لکھے ہوئے ہیں موجودہ دور کے ادیب فارسی اور عربی دونوں رسم الخط کو استعمال کر رہے ہیں۔ جدید سکولوں اور کالجوں سے تعلیم یافتہ نوجوان فارسی رسم الخط کو ترجیح دیتے ہیں جب کہ دینی مدرسوں کے تعلیم یافتہ حضرات عربی رسم الخط میں لکھتے ہیں۔ چونکہ اس زبان میں مختلف زبانوں کے الفاظ شامل ہیں اس لئے لکھنے میں زیادہ تر وہی ابتدائی ہجے استعمال کئے جاتے ہیں۔ خالص عربی حروف میں ت، ح، ذ، ص، ض، ط، ظ، ع ق، شامل ہیں۔ ٹ، ڈ اور ڑ خالص ہندی الفاظ ہیں۔ ز، ف، خ اور غ کی آوازیں ہندی میں نہیں ہیں لیکن عربی اور فارسی دونوں میں ہیں ان کے علاوہ کچھ ایسے حروف بھی ہیں جو شروع شروع میں اردو میں بھی ایک سادہ حرف نہیں سمجھے جاتے تھے بلکہ ان کو دو حرفوں کے میل سے پیدا ہونے والی آواز سمجھا جاتا تھا۔ ان حروف میں بھ، پھ، تھ، چھ، دھ، ڈھ، کھ اور گھ شامل ہیں۔ ان کے علاوہ چند ایسی آوازیں بھی اردو میں ہیں جو کہ ہندی میں بھی مستعمل نہیں ہیں۔ یہ آوازیں بنی دو حروف سے ہی ہیں۔ جس میں رھ، لھ، مھ اور نھ، شامل ہیں۔

حروف کی تقسیم تذکیر و تانیث کے لحاظ سے بھی کی گئی ہے، مذکر حروف میں ا ج د ڈ ذ س ش ص ض ع غ ق ک گ ل م ن و ء شامل ہیں۔ مونث حروف میں ب، پ، ت، ٹ، ث، ح خ، ر، ڑ، ز، ژ، ط، ظ، ف، ہ، ی، ے، شامل ہیں۔

حروف کی ایک اور تقسیم تحریر کے لحاظ سے بھی کی گئی ہے۔ وہ حروف جو اپنے بعد آنے والے حروف

کے ساتھ اکٹھے لکھے جا سکتے ہوں اور وہ حروف جو اس طرح نہیں لکھے جا سکتے ہیں۔ پہلی قسم میں۔ ب
پ، ت، ٹ، ث، ج، چ، ح، خ، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ک
گ، ق، ل، م، ن، ہ، ی، ے، اور دوسری قسم کے حروف ا، د، ڈ، ذ، ر، ڑ، ز
ژ، و، اور ء ہیں۔

براہوئی زبان کو رسم الخط کے اعتبار سے دو مکتبۂ فکر میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک کو ہم اپنی آسانی کیلئے درخانی مکتبۂ فکر اور دوسرے کو ایلم مکتبۂ فکر کا نام دے سکتے ہیں۔ درخان گاؤں نے براہوئی ادب کو پھیلانے میں بڑا اہم کام کیا ہے۔ مولانا محمد فاضل جن کا تعلق اسی گاؤں سے تھا، فارغ التحصیل ہونے کے بعد انہوں نے ایک اسلامی مدرسہ کی بنیاد رکھی اور براہوئی تعلیم کو ذریعہ تعلیم بنایا۔ انہوں نے مطبوعات کا ادارہ بھی قائم کیا جہاں مذہبی اور ادبی موضوعات پر کتابیں شائع کرنے کا کام شروع کیا گیا۔ اس ادارے سے چھپنے والی تقریباً تمام کتابیں عربی رسم الخط میں ہیں۔

"ایلم" مکتبۂ فکر میں سرفہرست جناب نور محمد پروانہ کا نام آتا ہے۔ ہفت روزہ "ایلم" جو کہ ان دنوں براہوئی زبان کا واحد اخبار ہے، فارسی رسم الخط میں شائع ہو رہا ہے۔ ویسے خیال کیا جاتا ہے کہ براہوئی کیلئے فارسی رسم الخط سب سے پہلے ۱۸۷۷ء میں اختیار کیا گیا۔ مولوی اللہ بخش زہری اور کپتان نکلسن نے سب سے پہلے براہوئی کیلئے اپنی نثر کی کتاب میں فارسی رسم الخط کو اپناتے ہوئے ان حروف کو جن کی آوازیں ملتی جلتی ہوئی۔ اور جن کی ادائیگی براہوئی اہل زبان کیلئے مشکل ہے براہوئی حروف تہجی سے خارج کرنے کے حق میں ہیں۔ پروانہ صاحب کتاب کے دیباچہ میں لکھتے ہیں۔

"آج تک براہوئی زبان کے حروف تہجی کیطرف کوئی خاص توجہ نہیں دی گئی ہے۔ اور نہ ہی براہوئی زبان اور اس کے صوتیات کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ مثلاً ا، غ، ت، ط، ق، اور ک وغیرہ۔ براہوئی زبان میں ایسا کوئی حرف نہیں۔ جیسے اگر ا کی جگہ ع سے یا "ق" کی جگہ "ک" سے یا ت کی جگہ ط سے لکھا جائے تو عربی کی طرح اس کے معنی بدل جاتے ہیں"۔

پروانہ صاحب نے جس مسئلے کیطرف اشارہ کیا ہے یہ مسئلہ عرصہ دراز سے اردو میں بھی زیر غور

ہے۔ حروف کے نکالنے یا نہ نکالنے کے سلسلے میں ماہرین مختلف نظریات رکھتے ہیں۔ پروانہ صاحب براہوئی تحریر کیلئے کل ستائیس حروف کی ضرورت محسوس کرتے ہیں یعنی۔ ا ب پ ت ٹ ج چ خ د ڈ ر ز ڑ ژ س ش غ ف ک گ ل ڵ م ن و ہ ی۔

ہم آواز حروف کا زبان سے اخراج بذات خود ایک مسئلہ ہے۔ پروانہ صاحب کا یہ کہنا کہ ان حروف کے نکالنے سے الفاظ کے معنی میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔ مثال کے طور پر حرف "خلق" ہی کو لیجئے، حرف "ق" کو حروف تہجی سے خارج کرنے پر ہمیں ان لفظ کو "خلک" لکھنا پڑے گا، ق اور ک کی تبدیلی سے حرف کے معنی میں بڑی تبدیلی آگئی "خلق" براہوئی میں لوگ اور دیہات کے ہیں۔ جبکہ "خلک" مصدر "خلنگ" سے نکلا ہے جس کے معنی ہے "مارنا" اسی طرح بہت سے ایسے روزمرہ کے استعمال کے الفاظ ہوں گے جنہیں اگر حرف بدل کر لکھا جائے تو ان کے معنی یکسر بدل جائیں گے۔

اس کے علاوہ حروف اپنی اپنی تاریخ رکھتے ہیں ان کا اپنا ایک پس منظر ہوتا ہے اور حرف کے استعمال ہوتے ہی ایک صوتی تصویر قاری کے ذہن میں بن جاتی ہے۔ یہی صوتی تصویر شاعری میں الفاظ میں جان ڈال دیتی ہے جس کی وجہ سے الفاظ چند مخصوص آوازوں کا مجموعہ ہو کر نہیں رہ جاتے بلکہ ان میں زندگی پیدا ہو جاتی ہے۔

زبان کی ترقی حروف تہجی کی کمی بیشی پر منحصر نہیں ہوتی بلکہ حروف میں کمی اس کی ترقی پر اثر انداز ہوتی ہے۔ مختلف آوازوں کے لئے کسی زبان میں حروف کا ہونا اس زبان کی خوبی سمجھی جاتی ہے۔ اسے کسی بیرونی زبان کے لفظ کی صحیح ادائیگی اور تلفظ میں کوئی تکلیف نہیں محسوس ہوگی۔ زبان کو اس قابل ہونا چاہیئے کہ وہ دوسری زبانوں سے الفاظ اپنی ضرورت کے مطابق اپنے آپ میں شامل کرے اور اس میں کوئی نمایاں تبدیلی حروف کی کمی کی وجہ سے نہ آئے ایسا نہ ہو کہ آج ہم چند حروف کو تو اپنی زبان سے خارج کرلیں لیکن کل ہمیں بھی پاکستان کو "پاکستان" اور ڈاکو کو "داکو" لکھنا اور پڑھنا پڑے۔

فارسی رسم الخط میں لکھنے والے بھی دو گروہ میں تقسیم کئے جا سکتے ہیں ایک گروہ تو وہ ہے جو پروانہ صاحب کی پیروی کرتے ہوئے چند حروف کو جن کی آوازیں ایک جیسی ہیں زبان سے نکالنے کے حق میں ہے لیکن

زیادہ تر اہل قلم رسم الخط تو فارسی کا ہی اپناتے ہیں لیکن اس میں ایک مخصوص براہوئی حرف "ڷ" کے اضافے سے باقی وہ تمام حرف استعمال کرتے ہیں جو کہ اردو رسم الخط میں مستعمل ہیں۔

یہی حال عربی رسم الخط میں لکھنے والوں کا ہے۔ عربی رسم الخط کو اپنانے والے اہل قلم چند مخصوص تبدیلیوں کے ساتھ وہ تمام حروف تہجی استعمال کرتے ہیں جو کہ اردو میں مستعمل ہیں۔ دونوں مکتبۂ فکر کے مکمل حروف تہجی اور ان کے لکھنے کا انداز یوں ہے۔

فارسی رسم الخط:۔

ا ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ د ڈ ذ ر ڑ ز ژ س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک گ ل ڷ م ن و ہ ء ی ے۔

عربی رسم الخط:۔

ا ب پ ت ٹ ج چ ح خ د ڈ ذ ر ڑ ز ژ س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک گ ل ڷ م ن و ہ ء ی ے۔
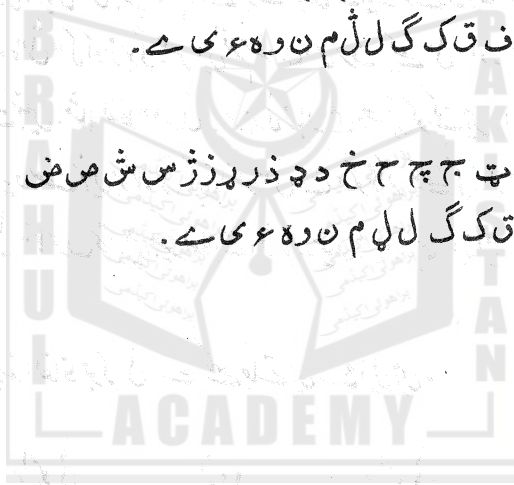
مخصوص براہوئی حرف ڷ

براہوئی زبان اپنا ایک مخصوص حرف ہے جسے عربی رسم الخط میں حرف "ڷ" اور فارسی رسم الخط میں حرف "ڷ" سے لکھا جاتا ہے اس حرف کی صحیح آواز کسی اہل زبان سے سن کر ہی نکالی جاسکتی ہے اس کی آواز "ل" اور "ٹ" کی درمیانی آواز ہے۔ "ل" حرف کی آواز نکالنے کیلئے زبان کو تالو سے لگائیں۔ زبان اسی جگہ پہ قائم رکھتے ہوئے زبان کے ایک گوشے سے سانس باہر نکالنے سے جو آواز پیدا ہوگی وہ "ڷ" کی آواز ہوگی بعض اہل قلم حضرات اس حرف کیلئے "ل" اور "ٹ" کو ملا کر لکھتے ہیں جو درست نہیں۔ مثلاً لفظ "موڷ" براہوئی زبان میں دھوئیں کو کہتے ہیں۔ اس کو اگر "مولٹ" لکھا جائے تو یہ درست نہیں ہوگا۔ ڷ کی آواز اور "ل ٹ" کو ملا کر لکھنے کی آواز میں بڑا فرق ہے۔

"ڷ" کا حرف تحریر میں ہمیشہ لفظ کے آخر یا درمیان میں آتا ہے۔ ابتدا میں یہ حرف بالکل نہیں آتا۔

چند الفاظ جو کہ "ڷ" سے لکھے جاتے ہیں درج ذیل ہیں۔

براہوئی	اردو	براہوئی	اردو
موڷ	دھواں	ہڷ	پکڑ
پڷِنگ	نچوڑنا	تیڷ	بچھو
میڷ	بھیڑ	مڷ	بیٹا
خڷ	درد۔ تکلیف	ہیڷ	بخار
سیڷ	سرما	ہیڷ	مکھی

تذکیر و تانیث

براہوئی زبان میں تذکیر و تانیث کے بہت ہی آسان اصول ہیں۔ جہاں تک بے جان اسموں کا تعلق ہے ان کیلئے تذکیر و تانیث کا کوئی مسئلہ ہی نہیں۔ جاندار اسموں کیلئے مذکر اور مؤنث اسموں کیلئے علیحدہ علیحدہ اسم موجود ہیں اور جن اسموں کے لئے ایسا نہیں وہاں اسم کے شروع میں "نر" اور "مادہ" لگا کر مذکر اور مؤنث کا فرق ظاہر کیا جاتا ہے اردو کی طرح براہوئی زبان میں اسم کی تذکیر و تانیث کا فعل پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ دونوں صورتوں میں فعل فارسی زبان کی طرح ایک ہی جیسا استعمال ہوتا ہے

جاندار اسموں کی تذکیر و تانیث

جہاں تک جاندار اسموں کا تعلق ہے ان میں تذکیر و تانیث کی تین صورتیں ہیں۔

١۔ مذکر اور مؤنث اسموں کیلئے جدا جدا اسموں کا استعمال۔

٢۔ مذکر اور مؤنث کے شروع میں "نر" اور "مادہ" لگا کر تذکیر و تانیث کا فرق ظاہر کرنا۔

٣۔ مذکر اور مؤنث کیلئے مشترک اسموں کا استعمال۔

مذکر		مؤنث		مذکر		مؤنث	
براہوئی	اردو	براہوئی	اردو	براہوئی	اردو	براہوئی	اردو
مار	لڑکا	مسٹر	لڑکی	نراز	کتا	امنڈ	کتیا
خواجہ	صاحب	گودی	خاتون	نرینہ	مرد	زائفہ۔ اُرائی	عورت
بانگو	مرغا	ماکیان	مرغی	آرغ	خاوند	ضائفہ	بیوی
خرڑ	دُنبہ	مِسر	دُنبی	نریان	گھوڑا	مادیان	گھوڑی

مذکر		مؤنث		مذکر		مؤنث	
براہوئی	اردو	براہوئی	اردو	براہوئی	اردو	براہوئی	اردو
لوک	اونٹ	ڈاچی	اونٹنی	بادہ	باپ	لمہ	ماں
مت	بکرا	ایٹ	بکری	ایلم	بھائی	ہیٹر	بہن
کاریگر	بیل	ڈگی	گائے				

"نر" اور "مادہ" لگانے سے تذکیر وتانیث کا فرق ظاہر کرنا

براہوئی میں اسموں کی ایک اچھی خاصی تعداد ایسی ہے جن کی تذکیر وتانیث اسم کے شروع میں "نر" اور "مادہ" لگاکر ظاہر کی جاتی ہے۔ مثلاً،

مذکر		مؤنث		مذکر		مؤنث	
براہوئی	اردو	براہوئی	اردو	براہوئی	اردو	براہوئی	اردو
نرخاخو	کوا	مادہ خاخو	کوی	نرگگو	چکور	مادہ گگو	چکوری
نرشیر	شیر	مادہ شیر	شیرنی	(گگ ۔ کو)			
				نرمیسہی	بھینسا	مادہ میسہی	بھینس

مذکر اور مؤنث کیلئے مشترک اسم

مذکر اور مؤنث دونوں کیلئے استعمال ہونیوالے مشترک اسم۔ مثلاً،

مذکر		مؤنث		مذکر		مؤنث	
براہوئی	اردو	براہوئی	اردو	براہوئی	اردو	براہوئی	اردو
بندغ	انسان۔لوگ	ہُچ	اونٹ۔اونٹنی	کچک	کتا۔کتیا	ہل	چوہا۔چوہیا
میش	بھیڑ	خراس	بیل۔گائے	(کچک۔ چک)	گھوڑا۔گھوڑی	بیش	گدھا
				ہلی			

جمع واحد

اسم عام کے ایک یا ایک سے زیادہ ہونے کی تعداد کو کہتے ہیں۔ اسم ایک ہو تو اسے اسم واحد اور اگر ایک سے زیادہ ہو تو اُسے اسم جمع کہتے ہیں۔

براہوئی زبان میں واحد سے جمع بنانے کے مختلف قاعدے مندرجہ ذیل ہیں۔

پہلا قاعدہ

براہوئی میں بیشتر اسم ایسے ہیں جنہیں واحد سے جمع بناتے وقت ان میں "اک" (الف اور کاف) کا اضافہ کیا جاتا ہے مثلاً "بندغ" (آدمی۔ انسان) کو جمع بناتے وقت آخر میں "اک" بڑھانے سے اسم جمع بنے گا "بندغاک"، اسی طرح،

اسم واحد		اسم جمع	
براہوئی	اُردو	براہوئی	اُردو
شوک	گیدڑ	شوکاک	گیدڑوں
کچک (کچ چکپ)	کتا	کچکاک	کُتے
چوٹ	چپکلی	چوٹاک	چپکلیاں
ککڑ (کک۔ ککڑ)	مرغی	ککڑاک	مرغیاں
ہیچ	اونٹ	ہیچاک	بہت سے اونٹ
لیپ	رضائی	لیپاک	رضائیاں
لوذ	لفظ	لوذاک	الفاظ

اسم واحد		اسم جمع	
براہوائی	اُردو	براہوئی	اُردو
لٹ	لکڑی	لٹاک	لکڑیاں
بُوز	توتنی	بوزاک	توتنیاں

دُوسرا قاعدہ

وہ اسم عام جو ا ن و اور "ی" پر ختم ہوتے ہوں ایسے اسموں کو جمع بناتے وقت ان میں آخر میں حرف "ک" کا اضافہ کرنے سے جمع بنتا ہے۔ مثلاً "ورنا" (نوجوان) سے "ورناک" (نوجوان کی جمع) خن (آنکھ) سے خنک (آنکھیں) باخو (لقمہ) سے باخوک (لقمے) اور لشی (درانتی) سے لشیک (درانتیاں) وغیرہ۔

دوسرے قاعدے کے تحت ہر حرف کی جُدا جُدا مثالیں ذیل میں دی جاتی ہیں۔

(۱) ا (الف) پر ختم ہونیوالے اسم

واحد		جمع	
براہوئی	اُردو	براہوئی	اُردو
چنا	بچہ	چناک	بچے
با	منہ	باک	بہت سے منہ
اُرا	گھر	اُراک	بہت سے گھر
ورنا	نوجوان	ورناک	بہت سے نوجوان

(۲) "ن" پر ختم ہونیوالے اسم

واحد		جمع	
براہوئی	اردو	براہوئی	اردو
نن	رات	ننک	راتیں
پن	نام	پنک	بہت سے نام
خن	آنکھ	خنک	آنکھیں
جون	جسم	جونک	اجسام
گدان	جھونپڑی	گدانک	جھونپڑیاں

(۳) "و" پر ختم ہونیوالے اسم

واحد		جمع	
براہوئی	اردو	براہوئی	اردو
موکو	مکڑی	موکوک	مکڑیاں
ڈو	سالن کا چمچہ	ڈوک	چمچے
تافو	پتھر کا توا	تافوک	توے
دو	ہاتھ	دوک	بہت سے ہاتھ

(۴) "ی" پر ختم ہونیوالے اسم

واحد		جمع	
براہوئی	اردو	براہوئی	اردو
پشی	بلی	پشیک	بلیاں
خیری	چادر	خیریک	چادریں
ہلی	گھوڑا	ہلیک	گھوڑے
پچی	چھپکلی	پچیک	چھپکلیاں

تیسرا قاعدہ

وہ براہوئی اسم عام جو "ر" پر ختم ہوتے ہیں ایسے اسموں کو واحد سے جمع بناتے وقت آخری "ر" کو ہٹا کر اس کی جگہ "ک" لگایا جاتا ہے۔ مثلاً "اُور" (انگلی) سے اوک (انگلیاں)۔

واحد		جمع	
براہوئی	اردو	براہوئی	اردو
اُور	انگلی	اوک	انگلیاں
سور	برہ (دُنبے کا بچہ)	سوک	برے
مار	لڑکا	ماک	لڑکے
شار	شہر	شاک	بہت سے شہر
دیر	پانی	دیک	پانی کی جمع

چوتھا قاعدہ

جو براہوئی اسم عام "ہ" یا کسی مفتوح حرف پر ختم ہوتے ہوں، جمع بناتے وقت ان میں آخر میں "غاک" کا اضافہ کرنے سے اسم جمع بن جاتا ہے۔ مثلاً بادہ سے بادہ غاک وغیرہ۔

واحد		جمع	
براہوئی	اردو	براہوئی	اردو
لُمہ	ماں۔ والدہ	لُمہ غاک	مائیں
دُدشہ	سانپ	دُدشہ غاک	سانپ کی جمع
غلہ	اناج	غلہ غاک	اناج کی جمع
پُٹرہ	بال	پُٹرہ غاک	بال کی جمع
بادہ	باپ، والد	بادہ غاک	والد کی جمع

مصدر

مصدر اس اسم کو کہتے ہیں جو کسی اور لفظ سے نہ بنے مگر اس سے اور لفظ بن سکیں۔

مصدر کی پہچان

براہوئی زبان میں مصدر کی پہچان بہت آسان ہے۔ براہوئی میں جتنے بھی مصادر ہیں وہ سب لاحقہ "انگ" (ING) پر ختم ہوتے ہیں۔ مثلاً خاچنگ (سونا) تخنگ (رکھنا) وغیرہ (چند روزمرہ استعمال ہونیوالے مصادر کی فہرست کتاب کے آخر میں دی گئی ہے۔

مصدر کی قسمیں بلحاظ بناوٹ

بناوٹ کے لحاظ سے مصدر کی دو قسمیں ہیں۔ وضعی اور غیر وضعی۔

(۱) وضعی مصدر :- وہ مصدر ہے جو اصل میں مصدری معنی کیلئے بنایا گیا ہو مثلاً پننگ (ٹوٹنا) بیغنگ (پہننا) وغیرہ۔

(۲) غیر وضعی مصدر :- وہ مصدر جو اصل میں مصدر نہ ہو بلکہ علامت مصدر بڑھانے سے مصدر کے معنی دے مثلاً پدمننگ (پیچھے ہٹنا) توار کننگ (آواز دینا) وغیرہ

اسم مشتق

وہ اسم جو مصدر سے بنے اسے اسم مشتق کہتے ہیں مثلاً کننگ (کھانا) مصدر سے کنوک (کھانیوالا) وغیرہ

بنانے کے قاعدے

(۱) مصدر کی علامت "انگ" ہٹا کر "وک" بڑھانے سے اسم مشتق بنتا ہے۔ مثلاً خلنگ (مارنا) مصدر سے علامت مصدری "انگ" ہٹا کر "وک" بڑھانے سے خلوک (مارنے والا) اسم مشتق بنا۔ اسی طرح۔

اوغنگ (رونا) سے ، اوغوک (رونے والا)

باسفنگ (گرم کرنا) سے ، باسفوک (گرم کرنے والا)

اس قاعدے کو ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ فعل امر کے آخر میں "وک" بڑھانے سے اسم مشتق حاصل ہوگا۔ مثلاً مصدر اوغنگ (رونا) کا فعل امر بنا "اوغ" رو۔ اس میں "وک" بڑھانے سے اوغوک (رونیوالا) اسم مشتق حاصل ہوا۔ (فعل امر کا ذکر آگے دیکھیے)

(۲) جو مصادر علامت مصدری ہٹانے کے بعد "ن" پر ختم ہوتے ہوں۔ اور "ن" سے پہلے م، ک، یا د ہو۔ ایسے مصادر کو مشتق بناتے وقت "ن" ہٹا کر اس میں "وک" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً "بال کننگ" (اڑنا، پرواز کرنا) مصدر سے علامت مصدری ہٹانے پر "بال کن" رہ گیا "ن" سے پہلے چونکہ "ک" ہے اس لیے مشتق بنانے کیلئے "ن" کو ہٹا کر اس میں "وک" کا اضافہ کر دینے سے "بال کروک" (اڑنے والا، پرواز کرنے والا) اسم مشتق بنا۔ اسی طرح پش مننگ (اٹھنا) سے پش مروک (اٹھنے والا) وغیرہ۔

دوسرے قاعدے سے عموماً غیر وضعی مصادر کا اسم مشتق بنایا جاتا ہے اس قاعدے کو ہم آسانی کے لیے یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ جو مصادر غیر وضعی ہوں یعنی وہ اصل میں مصدر نہ ہوں بلکہ ان میں علامت مصدری بڑھا کر ان سے مصدر کے معنی لئے گئے ہوں ایسے مصادر کو اسم مشتق بنانے کیلئے علامت مصدری ہٹا کر آخر میں "کروک" کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً درست کننگ (پہچاننا) سے درست کروک (پہچاننے والا)، ہیت کننگ "بولنا" سے ہیت کروک (بات کرنے والا) وغیرہ۔

ضمیر

وہ اسم جو کسی نام کی جگہ استعمال کیا جائے، اسم ضمیر کہلاتا ہے مثلاً او کنگ (اس نے کھایا)۔ نی برسیہ (تم آتے ہو)۔ ان فقروں میں او (اس) اور نی (تم) ضمائر ہیں۔
وہ ضمیر شخصی ہے جو کسی شخص کیلئے استعمال کیا جاتا ہے، ضمیر شخصی کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) ضمیر غائب:-
ضمیر غائب ایسے شخص کیلئے استعمال ہوتا ہے جس کے متعلق بات چیت ہو رہی ہو لیکن وہ خود پاس موجود نہ ہو۔ اردو میں ضمیر غائب کیلئے واحد اور جمع دونوں کیلئے "وہ" استعمال ہوتا ہے براہوئی میں واحد کیلئے "او" اور جمع کیلئے "اوفک" استعمال ہوتا ہے۔

(۲) ضمیر حاضر یا مخاطب:-
ضمیر حاضر یا مخاطب ایسے شخص کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ جس کے متعلق گفتگو ہو رہی ہو۔ براہوئی میں واحد کیلئے "نی" (تو) اور جمع کیلئے "نُم" (تم) استعمال ہوتا ہے۔

(۳) ضمیر متکلم:-
ضمیر متکلم ایسے شخص کیلئے استعمال ہوتا ہے جو خود کلام کر رہا ہو۔ براہوئی میں واحد کیلئے "اِی" میں اور جمع کیلئے "نَن" (ہم) استعمال ہوتا ہے۔
اس طرح ضمیر شخصی کی تینوں صورتیں یوں ہوں گی۔

ضمیر غائب		ضمیر حاضر		ضمیر متکلم	
واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
او (وہ)	اوفک (وہ - جمع)	نی (تو)	نُم (تم)	اِی (میں)	نَن (ہم)

براہوئی ضمیروں میں تذکیر و تانیث کا فرق نہیں ہوتا۔

ضمیر واحد حاضر "نی" (تو) کا استعمال بے تکلفی اور محبت کے اظہار کیلئے بھی کیا جاتا ہے۔

"آپ" ضمیر مخاطب کیلئے جمع کا صیغہ نم (تم) استعمال ہوتا ہے۔ واحد غائب میں "اوفک" استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً :-

نی بسّس ——— تم آئے

(بس بسُس)

نم بسّرے ——— آپ آئے

او بس ——— وہ آیا

اوفک بسُر ——— وہ آئے (تعظیماً)

ضمیر شخصی کی تین حالتیں

(۱) حالت فاعلی :-

وہ ضمیر جسکا فاعل سے تعلق ہو ضمیر فاعلی کہلاتا ہے۔ مثلاً،

کریم بھاز جوانو مارس ئے ——— کریم بہت اچھا لڑکا ہے

او صوبتون مالو بش مریک ——— وہ صبح سویرے اٹھتا ہے

بشام پاپک ای ہم مالو بش مریوہ ——— بشام کہتا ہے میں بھی سویرے اٹھتا ہوں

مندرجہ بالا فقروں میں کریم اور بشام فاعل ہیں اور "او" اور "ای" ان فاعلوں کی جگہ ضمیریں استعمال ہوتے ہیں۔

ضمیر فاعلی کی حالتیں مندرجہ ذیل ہیں :-

واحد حاضر	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
او (وہ)	اوفک (وہ)	نی (تو)	نم (تم)	ای (میں)	نن (ہم)

(۲) حالت مفعولی :-

جب ضمیر کا مرجع فعل سے مفعولیت کا تعلق ہو یعنی جب کوئی ضمیر اپنے مفعول کی بجائے استعمال ہوتا ہے۔ اسے ضمیر مفعولی کہتے ہیں۔ مثلاً اودے (اُسے) نمے (تمہیں) وغیرہ۔

یہ ضمیریں مندرجہ ذیل ہیں۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اودے	اوفتے	نے	نمُے	کنے	ننے
(اسکو۔ اسے)	(انہیں۔ انکو)	(تجھے۔ تجھکو)	(تمہیں۔ تمکو)	(مجھے۔ مجھکو)	(ہم کو۔ ہمیں)

(۳) حالت اضافی :-

جب ضمیر کا مرجع کسی چیز سے کوئی اور نسبت رکھتا ہو۔ تو اس کی صورتیں ضمیر کی حالت اضافی کہلاتی ہیں۔ مثلاً ادنا (اس کا) نا (تیرا) وغیرہ۔

اس کی صورتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
ادنا	ادفتا	نا	نمُا	کنَا	ننَا
(اس کا)	(انکا)	(تیرا)	(تمہارا)	(میرا)	(ہمارا)

BRAHUI
PAKISTAN
ACADEMY
براھوئی اکیڈمی

(۲) حالت مفعولی :-

جب ضمیر کا مرجع فعل سے مفعولیت کا تعلق ہو یعنی جب کوئی ضمیر اپنے مفعول کی بجائے استعمال ہوتا ہے۔ اسے ضمیر مفعولی کہتے ہیں۔ مثلاً اودے (اُسے) نمے (تمہیں) وغیرہ۔

یہ ضمیریں مندرجہ ذیل ہیں۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اودے	اوفتے	نے	نمُے	کنے	ننے
(اسکو۔ اسے)	(انہیں۔ انکو)	(تجھے۔ تجھکو)	(تمہیں۔ تمکو)	(مجھے۔ مجھکو)	(ہم کو۔ ہمیں)

(۳) حالت اضافی :-

جب ضمیر کا مرجع کسی چیز سے کوئی ادر نسبت رکھتا ہو۔ تو اس کی صورتیں ضمیر کی حالت اضافی کہلاتی ہیں۔ مثلاً ادنا (اس کا) نا (تیرا) وغیرہ۔

اس کی صورتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
ادنا	ادفتا	نا	نمُا	کنَا	ننَا
(اس کا)	(انکا)	(تیرا)	(تمہارا)	(میرا)	(ہمارا)

حرف

حرف وہ لفظ ہے جو اکیلا کوئی معنی نہیں دیتا جیسے اسکان (تک) آن (سے) وغیرہ۔ حرف کے بغیر اسم اور فاعل کی ہرگز تکمیل نہیں ہوتی۔

حرف کی قسمیں

(۱) حروف جار :-

وہ حروف ہیں جو کسی ایک اسم کو دوسرے اسم سے یا اسم کو فعل سے ملاتے ہیں۔ مثلاً،

اسلم لاہور آن پشاور ہنا (اسلم لاہور سے پشاور گیا)

بشیر باغ ٹی گوازی کیک (بشیر باغ میں کھیلتا ہے)

پہلے فقرے میں حرف "آن" (سے) اسم اور فعل میں تعلق ظاہر کرتا ہے۔

براہوئی حروف جار مندرجہ ذیل ہیں۔

براہوئی	اردو	براہوئی	اردو
آن	سے	ٹی	میں
پدا	پیچھے	مُونا	آگے
بڑزا	اوپر	شیف	نیچے
پیش (پےشن)	باہر	تہٹی	اندر
غا	کو	اگر	اگر
گڈ	بعد	نیافٹی	بیچ میں

اُردو	براہوئی	اُردو	براہوئی
اوپر	زیہا	عقب میں اوپر	پدٹ یا پدّاٹ باٹغا

(۲) حروف ندا :-

وہ حروف ہیں جو کسی کو پکارنے کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ مثلاً یا خدا! رحم کرک (خدایا رحم کر) اُڑے! نی امر داڑے بسُس (ارے! تم یہاں کیسے آگئے) مندرجہ بالا فقروں میں "یا" اور "اڑے" حروف ندا ہیں۔

براہوئی حروف ندا مندرجہ ذیل ہیں۔

اُردو	براہوئی	اُردو	براہوئی
ارے۔ اے۔ ابے جی	اُڑے بُن	یا او	یا او

(۳) حروف تاسف :-

وہ حروف ہیں جو افسوس کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً

اَبوئے ، امی انت کریٹ (ہائے۔ یہ میں نے کیا کیا)

براہوئی حروف تاسف مندرجہ ذیل ہیں۔

براہوئی	اُردو	براہوئی	اُردو
ابوئے	ہائے	افسوز	افسوس
حیف	حیف	ارمان	ارمان
اُف	اُف		

(۴) حروفِ تحسین وانبساط :۔

وہ حروف جو کسی کی تعریف میں بولے جائیں۔ مثلاً واہ واہ، جزاک اللہ، باز جوان شاباش مرحبا وغیرہ۔ براہوئی میں حروف انبساط و تحسین عموماً اردو اور فارسی والے ہی استعمال ہوتے ہیں البتہ تحسین کیلئے "باز" (بہت) کا لفظ اکثر استعمال ہوتا ہے جیسے باز جوان (بہت اچھا)۔ باز کا لفظ جہاں اچھائی ظاہر کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے وہاں برائی کے معنوں میں بھی مستعمل ہیں۔ مثلاً حمید باز خراب بندغ اس ارے (حمید بہت بُرا آدمی ہے) اسی طرح "زبر" کا حرف بھی استعمال ہوتا ہے جیسے "زبرد کاریم" (زبردست کام)

(۵) حروفِ تعجب :۔

وہ حروف ہیں جو حیرانی کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً، زبرد کاریم اس کریس (تم نے تو زبردست کام کیا) ویسے اللہ اکبر، سبحان اللہ، اللہ اللہ بھی عام استعمال ہوتا ہے

(۶) حروفِ علت :۔

وہ حروف ہیں جو کسی کام کا سبب ظاہر کرتے ہیں۔ جیسے،
نی کوشسِت کریس ہندا خاطران گوے دریس (تم نے کوشش کی اس لئے تم جیت گئے)
چند حروف مندرجہ ذیل ہیں :۔

براہوئی	اُردو	براہوئی	اُردو
انتئے کر	کیونکہ	تانکن	تاکہ
ہنداخاطران	اس وجہ سے	ہنداوجرغان	اس وجہ سے

(۷) حروف ظرف :۔

وہ حروف ہیں جو جگہ یا وقت کے معنی میں بولے جاتے ہیں۔ مثلاً"

دارڑے برک (یہاں آؤ)

حروف ظرف مندرجہ ذیل ہیں ۔

براہوئی	اُردو	براہوئی	اُردو
دارڑے	یہاں	اوڑے	وہاں
دانگ	ادھر	اینگ	اُدھر
ارارڑے	کہاں	ارانگ	کدھر
اراتما	جب کبھی	چروداچرودا	کب
داسہ	اب	ہموودایا	تب
ہرودا	جب کبھی	ہموتما	اسوقت

(۸) حروف عطف :۔

وہ حروف ہیں جو اسموں یا جملوں کو ملاتے ہیں۔ مثلاً۔ انوراد بشیر ہنار (انور اور بشیر گئے) اس میں "او" دو اسموں کو ملاتا ہے۔

براہوئی حروف عطف مندرجہ ذیل ہیں۔

براہوئی	اُردو	براہوئی	اُردو
اَو	اور	و	و
ولدا۔ لوجار	پھر	ھم	بھی۔ نیز
اگر۔ اگر	اگر	بیدس	بغیر
نوا	ایسا نہ ہو۔ مبادا		

(۹) حروف شرط و جزا :۔

وہ حروف ہیں جو شرط کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً

اگر کاریم کتویس تو سرصوب مفیسہ (اگر تم نے کام نہیں کیا تو کامیاب نہیں ہوگے)

فقرے میں "اگر" (اگر) حرف شرط ہے اور "تو" حرف جزا ہے۔

حروف شرط یہ ہیں :۔

اگر (اگر)۔ اراتما (جسوقت)۔ چونکہ (چونکہ)۔

حروف جزا یہ ہیں :۔

تو (تو)، داخاطران (اسلئے۔ اسوجہ سے)

(۱۰) حروف استدراک :۔

وہ حروف ہیں جو شک و شبہ دور کرنے کیلئے بولے جاتے ہیں۔ مثلاً

رشید بس ولے حمید بتو (رشید آیا لیکن حمید نہیں آیا)

براہوئی میں حرف "ولے" ہی، مگر، لیکن، الّا وغیرہ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے

(۱۱) حروف تاکید :-

وہ حروف ہیں جو تاکید کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً

ضرور بریس (ضرور آنا)

براہوئی میں تاکید کیلئے اردو میں استعمال ہونے والے حروف کا استعمال عام ہے جن میں ضرور، خوامخواہ یا جسے براہوئی میں خواہیس یا خواہیں، ترجمہ کیا جاتا ہے اسی طرح یقیناً، بلاشک یا شک آن بیدس یا شک آن بیش اور لازم، عام مستعمل ہیں۔ اصُل (بالکل) اور "باید" (چاہیئے) بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے اصُل بتو بالکل یا ہرگز نہیں آیا۔ باید کربریس (ضرور آنا)

(۱۲) حروف اضافت :-

وہ حروف ہیں جو مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان آئے۔ مثلاً

احمد نا کتاب (احمد کی کتاب)

براہوئی میں "نا" (کا۔ کی) اور "تا" (کے) حروف اضافت ہیں۔ جیسے، سلیم نا دتار خ (سلیم کی بیٹھک) بچنا تا پچاک (بچوں کے کپڑے)

(۱۳) حروف استفہام :-

وہ حروف ہیں جو کہ کوئی بات پوچھنے کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔
براہوئی حروف استفہام مندرجہ ذیل ہیں۔

براہوئی	اُردو	براہوئی	اُردو
چہ ددا	کب	انتئے	کیوں
امر	کیسے	آراڑے	کہاں
انت کن	کس واسطے	دنا	کس کا
انت	کیا	اخس، اخدر	کتنا

(۱۴) حروف نفرین :-

وہ حروف ہیں جو نفرت یا ملامت کیلئے بولے جاتے ہیں۔ مثلاً

دروغ پاروک ءِ خدا نا لعنت مرے (جھوٹ بولنے والے پر خدا کی لعنت ہو)

حروف نفرین یہ ہیں :-

لعنت یا لعلت، توف (تھو)۔ لخ لعلت۔ (لعنت)

فعل
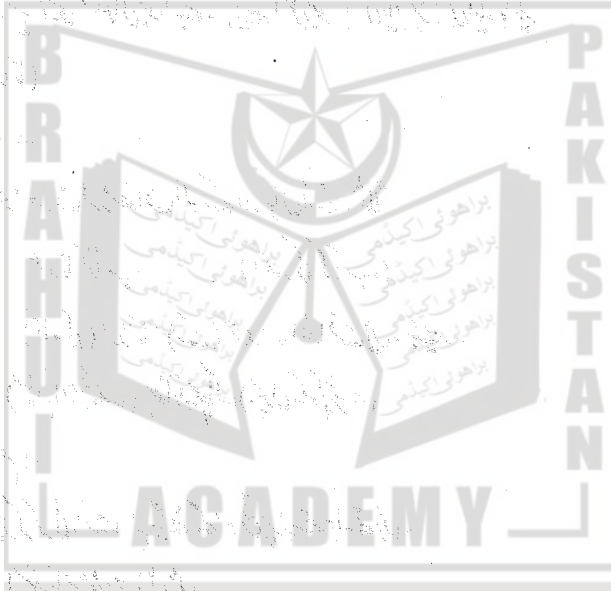
وہ کلمہ ہے جس سے کسی شخص یا چیز کا کام ظاہر ہو مثلاً، کینگ (کھاتا ہے)، بس (آیا)، ہنا (گیا) وغیرہ۔

(۱) فعل حال

وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا زمانہ حال میں پایا جائے۔ جیسے۔ خوانک (پڑھتا ہے)، بریک (آتا ہے)

بنانے کا طریقہ :-

براہوئی علامت مصدری "انگ" ہٹا کر "ک" بڑھا کر زیر لگا کر پڑھنے سے فعل حال کا صیغہ واحد غائب بنے گا۔ مثلاً مصدر خوانگ (پڑھنا) سے علامت مصدری "انگ" ہٹانے سے "خوان" رہ گیا۔ "ک" بڑھا کر زیر سے پڑھنے پر صیغہ واحد غائب خوانک (پڑھتا ہے) حاصل ہوا۔

فعل حال کی گردان :-

خوانگ (پڑھنا) مصدر سے فعل حال کی گردان۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
خوانک پڑھتا ہے	خوانرہ پڑھتے ہیں	خوانیسہ پڑھتے ہو	خوانرے پڑھتے ہو (جمع)	خوانوہ پڑھتا ہوں	خواننسہ پڑھتے ہیں

فعل حال کی گردان کو دیکھتے ہوئے یہ پتہ چلتا ہے کہ مختلف صیغوں میں مخصوص تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ اور یہ تمام تبدیلیاں علامت مصدری "انگ" ہٹا کر اور زیر لگا کر پڑھنے سے ہوتی ہیں۔ مختلف صیغوں میں جو تبدیلیاں کی جاتی ہیں وہ یوں ہیں۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
ک	رہ	سہ	رے	وہ	نہ

مثال کے طور پر "تولنگ" (بیٹھنا) مصدر سے اوپر کے اصولوں کے مطابق علامت مصدری "نگ" ہٹا کر "ک" بڑھانے سے تولِرہ بیٹھتے ہیں جمع غائب بنا۔
علامت مصدری ہٹا کر "سہ" بڑھانے سے "تولِسہ" (بیٹھے ہو) واحد حاضر بنا۔
علامت مصدری ہٹا کر "رے" بڑھانے سے "تولِرے" (بیٹھتے ہو) جمع حاضر بنا۔
علامت مصدری ہٹا کر "وہ" بڑھانے سے "تولِوہ" (بیٹھتا ہوں) واحد متکلم بنا۔
علامت مصدری ہٹا کر "نہ" بڑھانے سے "تولِنہ" (بیٹھتے ہیں) جمع متکلم بنا۔
چنانچہ تولنگ (بیٹھنا) مصدر سے فعل حال کی گردان یوں ہوئی۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
تولک بیٹھتا ہے	تورہ بیٹھتے ہیں	تولسہ بیٹھے ہو	تولیرے بیٹھتے ہو	تولوہ بیٹھتا ہوں	تولنہ بیٹھے ہیں

فعل حال جاری :-

اس فعل کو کہتے ہیں جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا حال میں جاری پایا جائے۔ مثلاً۔

خوانِنگِٹی ءِ (پڑھ رہا ہے)

بنانے کا قاعدہ۔

مصدر میں کوئی تبدیلی کئے بغیر اس میں "ٹی" بڑھا کر آخر میں "ءِ" لگا کر پڑھنے سے واحد غائب کا صیغہ بنے گا۔ مثلاً مصدر خوانِنگ (پڑھنا) میں "ٹی" لگانے سے بنا "خوانِنگِٹی" اور "ءِ" بڑھانے سے ہوا "خوانِنگِٹی ءِ" (پڑھ رہا ہے) باقی صیغوں کے لئے "ٹی" کے بعد مندرجہ ذیل اضافے کئے جاتے ہیں۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
ءِ (ہے)	ءُ (ہیں)	اُس (ہو)	اُرے (ہو۔ جمع)	اُٹ (ہوں)	اُن (ہیں)

خوانِنگ (پڑھنا) مصدر سے فعل حال جاری کی گردان :-

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
خوانِنگِٹی ءِ (پڑھ رہا ہے)	خوانِنگِٹی ءُ (پڑھ رہے ہیں)	خوانِنگِٹی اُس (پڑھ رہے ہو)	خوانِنگِٹی اُرے (پڑھ رہے ہو)	خوانِنگِٹی اُٹ (پڑھ رہا ہوں)	خوانِنگِٹی اُن پڑھ رہے ہیں

فعل حال نفی :-

وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا نہ کرنا یا نہ ہونا حال کے زمانے میں پایا جائے۔ مثلاً خوانپک (نہیں پڑھتا ہے)۔

بنانے کا قاعدہ :۔

فعل حال بنانے کیلئے علامت مصدری ہٹا کر جو اضافے کئے جاتے ہیں، ان میں جمع غائب اور واحد متکلم کو چھوڑ کر باقی تمام صیغوں میں ان اضافوں سے پہلے "پ" لگانے سے فعل حال نفی بنتا ہے۔

جمع غائب کے صیغے میں "د" "س" میں بدل جاتا ہے۔ واحد متکلم میں "د" "ر" میں بدل جاتا ہے۔ فعل حال نفی میں واحد حاضر اور جمع حاضر کے صیغوں کو چھوڑ کر باقی چاروں صیغے "زبر" لگا کر پڑھے جاتے ہیں۔ واحد حاضر اور جمع حاضر کے صیغوں میں فعل "زیر" کیساتھ پڑھا جاتا ہے۔ مثلاً" مصدر تولِنگ (بیٹھنا) سے فعل حال کی گردان ہوئی۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
تولک (بیٹھتا ہے)	تولِرہ (بیٹھتے ہیں)	تولِسہ (بیٹھتے ہو)	تولرے (بیٹھتے ہیں)	تولِوہ (بیٹھتا ہوں)	تولِنہ (بیٹھتے ہیں)

فعل حال بنانے کے اصول کے تحت مصدر سے علامت "انگ" ہٹانے کے بعد مختلف صیغوں میں ذیل کی تبدیلیاں کی گئیں۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
ک	رہ	سہ	رے	وہ	نہ

فعل حال نفی بنانے کے مطابق "پ" شروع میں لگانے اور جمع غائب اور واحد متکلم

میں تبدیلیاں کرنے سے اوپر کے حروف یوں بنیں گے۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
پک پ بڑھاکر زبر لگا۔	پَسہ پ بڑھاکر زبر لگا۔	پِسہ پ بڑھاکر زیر لگا۔	پِرے پ بڑھاکر زیر لگا۔	پِرہ ع، رمیں بدل گیا۔	پنہ پ لگا

"تولنگ" (بیٹھنا) مصدر سے فعل حال نفی کی گردان۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
تولپک (تول۔ پک) نہیں بیٹھتا ہے۔	تولپسہ تول۔ پسہ نہیں بیٹھتے ہیں۔	تولپسہ تول۔ پسہ نہیں بیٹھتے ہو۔	تولپرے تول۔ پرے نہیں بیٹھتے ہو۔	تولپرہ تول۔ پرہ نہیں بیٹھتا ہوں۔	تولپنہ تول پنہ نہیں بیٹھتے ہیں

فعل حال جاری نفی:-

وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا نہ کرنا یا نہ ہونا حال کے زمانے میں جاری پایا جائے۔

بنانے کا قاعدہ۔

مصدر سے علامت مصدری ہٹاکر "ٹی" بڑھانے کے بعد مختلف صیغوں میں مندرجہ ذیل اضافے کئے جاتے ہیں۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
آف یا افک نہیں ہے۔	اَفس نہیں ہیں۔	اِفیس نہیں ہو۔	افیرے نہیں ہو	افٹ نہیں ہوں	اَفن نہیں ہیں

اوپر کے قاعدے کے مطابق "خوانِنگ" (پڑھنا) مصدر سے فعل حال نفی جاری کی گردان یوں ہو گی۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
خوانِنگٹی اف۔ پڑھ نہیں رہا ہے۔	خوانِنگٹی افس۔ پڑھ نہیں رہے ہیں	خوانِنگٹی افیس پڑھ نہیں رہے ہو	خوانِنگٹی افیرے۔ پڑھ نہیں رہے ہو	خوانِنگٹی افٹ۔ پڑھ نہیں رہا ہوں	خوانِنگٹی افن پڑھ نہیں رہے ہیں

فعل مستقبل

وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا آنیوالے زمانے میں پایا جائے۔ مثلاً کنوے (کھائے گا) بروسے (آئیگا) وغیرہ۔

بنانے کا قاعدہ۔

(۱) علامت مصدری ہٹا کر "وے" لگانے سے فعل مستقبل کا واحد غائب کا صیغہ بنے گا۔ مثلاً۔ کننگ (کھانا) مصدر سے علامت مصدری "ننگ" ہٹانے پر اور "وے" لگانے پہ "کنوے" (کھائیگا) فعل مستقبل کا واحد غائب کا صیغہ بنا۔ باقی صیغوں میں علامت مصدری ہٹانے کے بعد مندرجہ ذیل اضافے کئے جاتے ہیں۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
وے	ور	وس	ورے	وٹ	ون

یا دوسرے الفاظ میں علامت مصدر ہٹا کر "و" بڑھانے کے بعد مختلف صیغوں کے لیے بالاترتیب "ے" "ر" "س" "رے" "ٹ" اور "ن" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

مثلاً کننگ (کھانا) مصدر سے علامت مصدری ہٹا کر "و" لگانے سے بنا "کنو" اب صیغہ واحد غائب کے لیے "ے" بڑھانے سے ہوا "کنوے" (کھائیگا)، جمع واحد کے لیے "ر" بڑھانے سے ہوا "کنور" (کھائینگے)، واحد حاضر کے لیے "س" بڑھانے سے ہوا "کنوس" (تو کھائیگا) جمع حاضر کے لیے "رے" بڑھانے سے ہوا "کنورے" (تم کھاؤ گے) واحد متکلم کے لیے "ٹ" بڑھانے سے ہوا "کنوٹ" (کھاؤنگا) اور جمع متکلم کے لیے "ن" بڑھانے سے ہوا "کنون" (کھائینگے)

لہذا کننگ (کھانا) مصدر سے فعل مستقبل کی گردان یوں ہو گی۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
کنوے (کھائیگا)	کنور (کھائینگے)	کنوس (تو کھائیگا)	کنورے (تم کھاؤگے)	کنوٹ (میں کھاؤنگا)	کنون (ہم کھائینگے)

۲۔ ایسے تمام مصادر جو علامت مصدری ہٹانے کے بعد "ن" پر ختم ہوتے ہوں۔ انہیں فعل مستقبل بنانے کے لیے "ن" کو ہٹا کر "ر" لگانے کے بعد باقی تبدیلیاں پہلے قاعدے کے مطابق ہی کی جاتی ہیں مثلاً "درننگ" (لیجانا) مصدر سے علامت مصدری "ننگ" ہٹانے پر "دن" رہ گیا جو کہ "ن" پر ختم ہوتا ہے۔ "ن" ہٹا کر "ر" لگانے پر بنا "در"۔ اب پہلے قاعدے کے مطابق اضافے لگانے سے اس کی گردان یوں ہوگی۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
ڈروے (لیجائیگا)	ڈرور (لیجائینگے)	ڈروس (تو لیجائیگا)	ڈرورے (تم لیجاؤگے)	ڈروٹ (میں لیجاؤنگا)	ڈرون (ہم لیجائینگے)

فعل مستقبل نفی:

وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا نہ ہونا آنیوالے زمانے میں پایا جائے۔ مثلاً گنپروے (کن۔ پروے) (نہیں کھائیگا)۔

بنانے کا قاعدہ۔

فعل مستقبل بنانے کے لیے علامت مصدری ہٹانے پر مختلف صیغوں کے لیے اضافوں سے پہلے "پر" لگانے سے فعل مستقبل نفی حاصل ہوگا۔ مثلاً "خواننگ" (پڑھنا) مصدر سے علامت مصدری

ہٹانے پر "خوان" باقی رہ گیا، اس میں "پر" بڑھاکر "وے" لگانے سے مستقبل نفی کا واحد غائب کا صیغہ حاصل ہوگا۔ یعنی "خوانپروے (نہیں پڑھے گا)"۔ باقی صیغوں کی گردان یوں ہوگی۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
خوان پروے یا خوانپروے (نہیں پڑھیگا)	خوانپرور (نہیں پڑھینگے)	خوانپروس (تو نہیں پڑھیگا)	خوانپرورے (تم نہیں پڑھوگے)	خوان پروٹ (میں نہیں پڑھونگا)	خوانپرون (ہم نہیں پڑھینگے)

فعل ماضی :۔

وہ فعل ہے جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا گزرے ہوئے زمانے میں پایا جائے مثلاً "رہنا، رگیا"

فعل ماضی مطلق :۔

وہ فعل ماضی ہے جو گذشتہ زمانے میں قریب و دور کی قید کے بغیر کسی کام کے واقع ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے "او کاریم کرے" (اس نے کام کیا)۔ اس فقرے میں کام کا ہونا تو ظاہر ہوتا ہے لیکن یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ کام کب ہوا۔ آیا اسے واقع ہوئے کافی عرصہ ہوا، یا کم۔

بنانے کا قاعدہ۔

براہوئی میں فعل ماضی مطلق کے بنانے کا کوئی خاص قاعدہ نہیں، مختلف مصادر مختلف طریقوں سے بدل کر فعل ماضی مطلق کے معنی ادا کرتے ہیں۔ تاہم فعل ماضی مطلق بنانے کے چند عام قاعدے یہ ہیں:

(۱) مصدر کی علامت مصدری ہٹاکر "الف" کا اضافہ کرنے سے فعل ماضی مطلق کا واحد غائب کا صیغہ حاصل ہوگا۔ مثلاً "پرغنگ" (توڑنا) مصدر سے علامت مصدری ہٹانے پر "پرغ" رہ گیا۔ اس میں "الف" بڑھانے سے "پرغا" (توڑا) فعل ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب بنا۔ باقی صیغوں میں "الف" کے بعد مندرجہ ذیل حروف کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
ا	ر	س	رے	ٹ	ن

"پرغنگ" (توڑنا) مصدر سے فعل ماضی مطلق کی گردان۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
پرغا (اس نے توڑا)	پرغار (انہوں نے توڑا)	پرغاس (تونے توڑا)	پرغارے (تم نے توڑے)	پرغاٹ (میں نے توڑا)	پرغان (ہم نے توڑے)

(۲) ۔ علامت مصدری ہٹاکر "ک" بڑھانے سے۔

مثلاً ۔ خلنگ (مارنا) سے خلک (مارا) ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب بنا۔

باقی صیغوں میں پہلے قاعدے کے مطابق اضافے کیے جاتے ہیں۔

خلنگ (مارنا) مصدر سے فعل ماضی مطلق کی گردان۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
خَلک	خَلکُر	خلکُس	خلکوُرے	خلکُوٹے	خلکُن
(اس نے مارا)	(انہوں نے مارا)	(تو نے مارا)	(تم نے مارے)	(میں نے مارا)	(ہم نے مارا)

نوٹ۔ دوسرے قاعدے میں فعل ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے علاوہ باقی تمام اضافوں کو "ک" پر پیش لگا کر پڑھا جاتا ہے۔

(۳)۔ علامت مصدری ہٹا کر "س" بڑھانے سے۔

جو مصادر علامت مصدری ہٹانے کے بعد "ن" پر ختم ہوتے ہوں، انہیں فعل ماضی مطلق بنانے کے لیے آخری "ن" کو "س" میں بدلنے سے واحد غائب کا صیغہ حاصل ہوگا۔ باقی صیغوں میں گزرے ہوئے قاعدوں کے مطابق اضافے کیے جاتے ہیں۔ مثلاً

مصدر بِننگ (آنا) سے علامت مصدری ہٹانے پر "بن" باقی رہ گیا جو کہ "ن" پر ختم ہوتا ہے۔ "ن" کو "س" میں بدلنے سے بس (آیا) فعل ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب حاصل ہوا۔ باقی صیغوں کی گردان یوں ہوگی۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
بَس	بَسُر	بَسُس	بسُرے	بسُٹ	بسُن
(آیا)	(آئے)	(تو آیا)	(تم آئے)	(میں آیا)	(ہم آئے)

نوٹ۔ صیغہ واحد غائب کے علاوہ باقی صیغوں کو اضافے کے لیے پیش لگا کر پڑھا جاتا ہے۔

(۴)۔ علامت مصدری ہٹا کر "ے" بڑھانے سے۔

بعض مصادر میں علامت مصدری ہٹا کر "ے" لگانے سے ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب بنتا ہے۔ اس میں عموماً وہ مصادر شامل ہیں جن میں علامت مصدری ہٹانے کے بعد آخر میں "ف" رہ جائے۔ مثلاً تفنگ (باندھنا) میں علامت مصدری ہٹانے پر "تف" رہ جاتا ہے جسکا آخری حرف "ف" ہے اسے ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب بنانے کے لیے اس میں "ے" کا اضافہ کرنے سے "تفے" (باندھا) بن گیا۔ باقی صیغوں میں تبدیلیاں گزرے ہوئے قاعدوں کے مطابق ہونگیں۔

"تفنگ" (باندھنا) مصدر سے فعل ماضی مطلق کی گردان،

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
تفے (اس نے باندھا)	تفیر (انہوں نے باندھا)	تفیس (تو نے باندھا)	تفیرے (تم نے باندھا)	تفٹ (میں نے باندھا)	تفِن (ہم نے باندھا)

نوٹ۔ براہوئی میں مصدر کننگ (کھانا) کا صیغہ واحد غائب بیان کیے ہوئے قاعدوں کے مطابق نہیں بنتا۔ مصدر کننگ (کھانا) کا صیغہ واحد غائب کنگ (کھایا) ہے۔ باقی صیغوں میں تبدیلیاں بیان کئے ہوئے قاعدوں کے مطابق ہی ہوتی ہیں۔

فعل ماضی مطلق نفی۔

علامت مصدری ہٹا کر "تو" بڑھانے سے فعل ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب حاصل ہوگا۔ مثلاً خوانِنگ (پڑھنا) مصدر سے علامت مصدری ہٹا کر "تو" لگانے سے "خوان تو" (نہیں پڑھا) ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب بنا۔ باقی صیغوں میں تبدیلیاں مندرجہ ذیل ہیں۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
تو	تُوس	تویس	تویرے	توٹ	تون

خوانٹنگ (پڑھنا) مصدر سے فعل ماضی مطلق نفی کی گردان۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
خوان تو (اس نے نہیں پڑھا)	خوان توس (انہوں نے نہیں پڑھا)	خوان تویس (تو نے نہیں پڑھا)	خوان تویرے (تم نے نہیں پڑھا)	خوان توٹ (میں نہیں پڑھا)	خوان تون (ہم نہیں پڑھے)

(۲) وہ مصادر جنکا فعل ماضی مطلق، علامت مصدری ہٹانے کے بعد "س" کا اضافہ کر دینے سے بنتا ہے۔ انہیں فعل ماضی مطلق نفی بنانے کے لیے "س" ہٹا کر پہلے قاعدے کے مطابق اس میں اضافے کئے جاتے ہیں۔ مثلاً بننگ (آنا) کا فعل ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب بنا "بس" (آیا) فعل ماضی مطلق نفی بناتے وقت اس میں سے "س" ہٹا کر پہلے قاعدے کے مطابق اضافے کرنے سے اس کی گردان یوں ہو گی۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
بتو (وہ نہیں آیا)	بتور (وہ نہیں آئے)	بتویس یا بتوس (تو نہیں آیا)	بتویرے (تم نہیں آئے)	بتوٹ (میں نہیں آیا)	بتون (ہم نہیں آئے)

ماضی قریب :-

وہ ماضی ہے جو قریب کے گذرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے ہونے کو ظاہر کرے۔ جیسے او بسونے (وہ آیا ہے)

بنانے کا قاعدہ :-

(۱) فعل ماضی مطلق کے آخر میں "نے" بڑھانے سے ماضی قریب کا واحد غائب کا صیغہ بنے گا۔ مثلاً مصدر "خاچِنگ" (سونا) سے ماضی مطلق کا واحد غائب کا صیغہ ہوا "خاچا" (سویا) اس میں نے بڑھانے سے "خاچانے" (سویا ہے) ماضی قریب کا واحد غائب کا صیغہ حاصل ہوا۔ باقی صیغوں میں تبدیلیاں یوں ہوں گی۔

جمع متکلم	واحد متکلم	جمع حاضر	واحد حاضر	جمع غائب	واحد غائب
نُن	نُٹ	نُرے	نُس	نو	نے

خاچِنگ (سونا) مصدر سے فعل ماضی قریب کی گردان۔

جمع متکلم	واحد متکلم	جمع حاضر	واحد حاضر	جمع غائب	واحد غائب
خاچانُن (ہم سوئے ہیں)	خاچانُٹ (میں سویا ہوں)	خاچانُرے (تم سوئے ہو)	خاچانُس (تو سویا ہے)	خاچانُو (وہ سوئے ہیں)	خاچانے (وہ سویا ہے)

(۲) وہ مصادر جن کا صیغہ واحد غائب "ک، س، یا گ" پر ختم ہوتا ہو ماضی قریب بنانے کے

لئے "ک، س، اور گ" کے بعد "د" بڑھاکر باقی تبدیلیاں پہلے قاعدے کے مطابق کی جاتی ہیں مثلاً "خلنگ (مارنا) مصدر کا ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب "خلک" (مارا) ہے جو کہ "ک" پر ختم ہوتا ہے۔ "د" بڑھانے اور پہلے قاعدے کے مطابق تبدیلیاں کرنے سے واحد غائب کا صیغہ ہوگا۔ "خلکونے" (مارا ہے) اسی طرح بننگ (آنا) مصدر سے ماضی مطلق کا صیغہ ہوا "بس" چونکہ یہ "س" پر ختم ہوتا ہے۔ لہذا قاعدے کے مطابق ماضی قریب کا صیغہ واحد غائب ہوا "بونے" (آیا ہے) کننگ (کھانا) مصدر سے "کنگونے" (کھایا ہے) وغیرہ۔

خلنگ (مارنا) مصدر سے ماضی قریب کی گردان :-

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
خَلکونے اس نے مارا ہے	خَلکونو انہوں نے مارا ہے	خَلکونُس تو نے مارا ہے	خلکونرُے تم نے مارا ہے	خلکونتُ میں نے مارا ہے	خَلکونَنْ ہم نے مارا ہے

ماضی قریب نفی :-

بنانے کا قاعدہ :-

علامت مصدری ہٹاکر "تنے" لگانے سے ماضی قریب نفی کا واحد غائب کا صیغہ حاصل ہو گا۔ مثلاً "خوانگ (پڑھنا) مصدر سے علامت مصدری ہٹانے پر "خوان" رہ گیا۔ تنے بڑھانے سے ہوا "خوان تنے" (پڑھا نہیں ہے) جو کہ ماضی قریب نفی کا صیغہ واحد غائب ہے۔ باقی صیغوں میں تبدیلیاں یوں ہوں گی۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
تَتنے	تَتنو	تَتنُس	تَتنرُے	تَتنسُٹ	تتن

آسانی کیلئے ہم اس قاعدے کو یوں بھی بیان کر سکتے ہیں۔ کہ فعل ماضی قریب بنانے کیلئے جن الفاظ کا اضافہ کیا جاتا ہے ان سے پہلے "ت" لگانے سے ماضی قریب نفی بنے گا۔

خوانِنگ (پڑھنا) مصدر سے ماضی قریب نفی کی گردان:۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
خوان تنے وہ نہیں پڑھا ہے	خوان تنو وہ نہیں پڑھے ہیں	خوان تنس تو نے پڑھا ہے	خوان تنرے تم نہیں پڑھے ہو	خوان تنُٹ میں نہیں پڑھا ہوں	خوان تنُن ہم نہیں پڑھے ہیں

(۲) وہ مصادر جنکا ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب "س" بڑھانے سے بنتا ہے۔ ماضی قریب نفی بنانے کیلئے "س" ہٹا کر پہلے قاعدے کے مطابق باقی تبدیلیاں کی جاتی ہیں۔ مثلاً۔ بننگ (آنا) مصدر کا ماضی مطلق کا واحد غائب کا صیغہ ہوا "بس" (آیا) ماضی قریب بنانے کیلئے "س" ہٹا کر پہلے قاعدے کے مطابق تبدیلیاں کرنے سے اس کی گردان یوں ہوگی۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
بتنے وہ نہیں آیا ہے	بتنو وہ نہیں آئے ہیں	بتنس تو نہیں آیا ہے	بتنرے تم نہیں آئے ہو	بتنُٹ میں نہیں آیا ہوں	بتنُن ہم نہیں آئے ہیں

فعل ماضی بعید

وہ ماضی ہے جو دور کے گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے واقع ہونے کو ظاہر کرے
مثلاً کنگس (تم نے کھایا تھا)۔

بنانے کا طریقہ :۔

فعل ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب میں "سَس" بڑھانے سے فعل ماضی بعید کا صیغہ واحد غائب بنے گا مثلاً اِنا (گیا) فعل ماضی مطلق واحد غائب میں "سس" بڑھانے سے "اِناسَس" (تو گیا تھا) ماضی بعید کا واحد غائب کا صیغہ بنا۔ باقی صیغوں میں تبدیلیاں حسب ذیل ہونگیں۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
سَس	سر	سُس	سُرے	سُٹ	سُن

انگ (آنا) مصدر سے اوپر کے قاعدے کے مطابق فعل ماضی بعید کی گردان۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اِناسَس (وہ گیا تھا)	اِناسُر (وہ گئے تھے)	اناسُس (تو گیا تھا)	انا سُرے (تم گئے تھے)	انا سُٹ (میں گیا تھا)	انا سُن (ہم گئے تھے)

ماضی بعید نفی

وہ ماضی ہے جو گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے واقع نہ ہونے کو ظاہر کرے

مثلاً۔ خاچ توسے سس (نہیں سویا تھا)

بنانے کا قاعدہ۔

(۱) علامت مصدر ہٹانے کے بعد "تو سے" بڑھا کر ماضی بعید بنانے کے قاعدے کے مطابق تبدیلیاں کرنے سے فعل ماضی بعید نفی بنے گا۔ مثلاً خاچنگ (سونا) مصدر سے

علامت مصدری ہٹا کر "تورے" بڑھانے سے ہوا "خاپح تورے" اس میں ماضی بعید کے قاعدے کے مطابق "سس" بڑھانے سے "خاپح تورے سس" (وہ نہیں سویا تھا) ماضی بعید کا صیغہ واحد حاضر حاصل ہو گا۔

خاپنگ (سونا) مصدر سے فعل ماضی بعید نفی کی گردان یوں ہو گی۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
خاپح تورے سس یا خاپح توسس وہ نہیں سویا تھا	خاپح تورے سُر خاپح تو سر وہ نہیں سوئے تھے	خاپح تورے سُس خاپح توسس تو نہیں سویا تھا	خاپح تورے سُرے خاپح تو سرے ہم نہیں سوئے تھے	خاپح تورے سُٹ خاپح توسُٹ میں نہیں سویا تھا	خاپح تورے سُن خاپح تو سُن ہم نہیں سوئے تھے

(۲) مصدر بننگ (آیا) دننگ (لیجانا) اور کننگ (کھانا) کو فعل ماضی بعید نفی بناتے وقت علامت مصدری ہٹانے کے بعد آخری "ن" ہٹا کر باقی تبدیلیاں پہلے قاعدے کے مطابق کی جاتی ہیں۔ یا دوسرے الفاظ میں وہ مصادر جن کی علامت مصدر ہٹانے کے بعد آخیر میں "ن" رہ جائیں۔ انہیں فعل ماضی بعید نفی بناتے وقت آخری "ن" ہٹا کر باقی تبدیلیاں پہلے قاعدے کے مطابق کی جاتی ہیں۔ مثلاً "بننگ (آنا) مصدر سے علامت مصدری ہٹانے پر "بن" رہ گیا۔ چونکہ آخر میں "ن" ہے اس لیے "ن" ہٹا کر پہلے قاعدے کے مطابق "تورے سس" لگانے سے ہوا "بتورے سس" (نہیں آیا تھا)۔ بننگ (آنا) مصدر سے فعل ماضی بعید نفی کی گردان:۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
بتورے سس یا بتوسس وہ نہیں آیا تھا	بتورے سُر بتو سُر وہ نہیں آئے تھے	بتورے سُس بتوسس تو نہیں آیا تھا	بتورے سُرے بتو سُرے تم نہیں آئے تھے	بتورے سُٹ بتوسُٹ میں نہیں آیا تھا	بتورے سُن بتو سُن ہم نہیں آئے تھے

فعل ماضی تمنائی

وہ فعل ماضی ہے جس میں کوئی کام کرنے کی تمنا پائی جائے۔ مثلاً کنُوس (وہ کھاتا). دروس (وہ لیجاتا) وغیرہ۔

بنانے کا قاعدہ

(۱) علامت مصدری ہٹا کر "وس" بڑھانے سے فعل ماضی تمنائی کا صیغہ واحد غائب بنے گا جیسے کننگ (کھانا) مصدر سے علامت مصدری ہٹانے پر "کنُ" رہ گیا۔ اس میں "وس" بڑھانے سے ہوا "کنوس" جو کہ فعل ماضی تمنائی کا واحد غائب کا صیغہ ہے۔ باقی صیغوں میں تبدیلیاں گردان سے واضح ہیں۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
کنُوس (وہ کھاتا)	کنُوسَر (وہ کھاتے)	کنوسُس (تو کھاتا)	کنوسُرے (تم کھاتے)	کنوسٹ میں کھاتا	کنوسُن ہم کھاتے

(۲) فعل ماضی تمنائی بنانے کا آسان قاعدہ مصدر کے فعل امر میں "وس" کا اضافہ کر دینے سے واحد غائب کا صیغہ حاصل ہوگا۔ مثلاً خاچنگ (سونا) مصدر کا فعل امر ہے "خاچ" (سو) اس میں "وس" کا اضافہ کر دینے سے حاصل ہوا خاچوس (وہ سوتا) جو کہ واحد غائب کا صیغہ ہے۔ خاچنگ مصدر سے فعل ماضی تمنائی کی گردان یوں ہوگی۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
خاچوس (وہ سوتا)	خاچوسُر (وہ سوتے)	خاچوسُس (تو سوتا)	خاچوسُرے (تم سوتے)	خاچوسُٹ (میں سوتا)	خاچوسُن (ہم سوتے)

فعل ماضی استمراری

وہ فعل ماضی ہے جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کی عادت یا جاری رہنے یا بتدریج واقع ہونے پر دلالت کرے۔ مثلاً ادکنگکہ (کنگ۔ گکہ) (وہ کھایا کرتا تھا)۔ ادبسکہ (بس۔ سکہ) وہ آیا کرتا تھا۔

بنانے کا قاعدہ

فعل ماضی بعید میں مختلف صیغوں میں ذیل کے اضافے کرنے سے فعل ماضی استمراری کے مختلف، صیغے بنتے ہیں۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
کہ	سُرہ	سُسُہ	سرے	سُٹہ	سُنہ

مثلاً خاچنگ (سونا) مصدر سے فعل ماضی بعید کا واحد غائب کا صیغہ ہوا۔ خاچا (سویا)۔ اس میں مختلف صیغوں میں مندرجہ بالا اضافے کرنے سے فعل ماضی استمراری کی گردان ہو گی۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
خاچاکہ (سویا کرتا تھا)	خاچاسُرہ (سویا کرتے تھے)	خاچاسُسُہ (تو سویا کرتا تھا)	خاچاسُرے (تم سویا کرتے تھے)	خاچاسُٹہ (میں سویا کرتا تھا)	خاچاسُنہ (ہم سویا کرتے تھے)

فعل ماضی استمراری نفی

مصدر کے فعل امر میں مختلف صیغوں میں فعل ماضی بعید بنانے کیلئے اضافے کرنے سے پہلے "تو" لگانے سے فعل ماضی استمراری نفی بنے گا۔ مثلاً خاچنگ (سونا) مصدر کا فعل امر ہوا "خاچ"

(سو) اس میں "تو" بڑھانے سے ہوا "خاخ تو" اور "کہ" لگانے سے "خاخ توکہ" (سویا نہیں کرتا تھا) فعل ماضی استمراری نفی کا واحد غائب کا صیغہ بنا۔ "خاچنگ" مصدر سے فعل ماضی استمراری نفی کی گردان یوں ہوگی۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
خاخ توکہ (سویا کرتا تھا)	خاچ توسُرہ (سویا نہیں کرتے تھے)	خاچ توسُس (سویا نہیں کرتا تھا)	خاچ توسُرے تم سویا نہیں کرتے تھے	خاخ توسُٹ میں سویا نہیں کرتا تھا	خاخ توسنہ ہم سویا نہیں کرتے تھے

فعل امر

وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم پایا جائے مثلاً "بَرک" (آو) کُن (کھاؤ) وغیرہ

بنانے کا قاعدہ

(۱) بیشتر مصادر میں سے علامت مصدری "انگ" ہٹانے سے فعل امر بن جاتا ہے مثلاً خاچنگ (سونا) مصدر سے علامت مصدری ہٹانے پر خاچ (سو) رہ گیا۔ جو کہ فعل امر ہے اسی طرح پرِغنگ (توڑنا) سے "پرِغ" (توڑ) وغیرہ۔

(۲) وہ مصادر جن میں علامت مصدری ہٹانے کے بعد "ن" آخر میں ہو۔ انہیں فعل امر بنانے کیلئے "ن" کو "ر" میں بدل کر "ک" بڑھایا جائے گا۔ اس طرح "بَرک" آجاؤ یا آؤ فعل امر حاصل ہوگا۔ مثال کے طور پر کچھ مصادر اور ان کے فعل امر ذیل میں دیئے جاتے ہیں۔

مصدر	فعل امر	مصدر	فعل امر
کَننگ (کرنا)	کَرک (کرو)	بَننگ (آنا)	بَرک (آجاؤ)
دننگ (لیجانا)	درک (لیجاؤ)	مننگ (ہونا)	مرک (ہوجا)

(۳) وہ مصادر جو علامت مصدری ہٹانے کے بعد "ل" پر ختم ہوں انہیں فعل امر بناتے وقت "ل" کے بعد "ٹ" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً ہلنگ (لینا)۔ علامت مصدری ہٹانے کے بعد "ہل" رہ گیا۔ چونکہ آخری حرف "ل" ہے اس لئے فعل امر بنانے کے لئے اس میں "ل" کے بعد "ٹ" کا اضافہ کرنے سے ہلٹ (لے) بن گیا۔ اسی طرح خلنگ (مارنا) سے خلٹ (مار) وغیرہ۔

(نوٹ)

مصدر تننگ (دینیا) کا فعل امر اوپر بیان کئے ہوئے قاعدوں کے مطابق نہیں بنتا۔ "تننگ" مصدر کا فعل امر "ایتے" (دو) ہے۔ جن مصادر وضعی میں "تننگ" استعمال ہوا ہو انہیں فعل امر بناتے وقت "تننگ" کو "ایتے" میں بدل دیا جاتا ہے۔ مثلاً نشان تننگ (کھانا) سے نشان "ایتے" (دکھاؤ) وغیرہ۔

فعل امر کا استعمال صیغہ واحد حاضر اور جمع حاضر میں

فعل امر کا استعمال صرف دو ہی صیغوں یعنی صیغہ واحد حاضر اور صیغہ جمع حاضر میں ہوتا ہے مثلاً "کُن (کھاؤ) واحد حاضر اور "کن بو" (تم کھاؤ) جمع حاضر۔

بنانے کے قاعدے:۔

(۱) جن مصادر کا فعل امر علامت مصدری ہٹانے سے بنتا ہو ان مصادر کا صیغہ جمع حاضر واحد حاضر میں "بو" بڑھانے سے بنتا ہے۔ مثلاً

بِن (سُن) سے بِن بو (سنو)

رِتخ (رکھ) سے رتخ بو (رکھ لو) وغیرہ

(۲) جو فعل امر واحد حاضر کے صیغے میں "ک" پر ختم ہوتے ہوں اور "ک" سے پہلے "ر" ہو۔ ایسے افعال کا فعل امر کا جمع متکلم کا صیغہ "رک" ہٹا کر "بو" بڑھانے سے بنتا ہے۔

مثلاً ”کرک“ (کرو) فعل امر کا صیغہ واحد حاضر ہے۔ چونکہ اس کا آخری حرف ”ک“ ہے اور ”ک“ سے پہلے ”ر“ ہے اس لئے اسے فعل امر کا صیغہ جمع حاضر بنانے کیلئے اس میں ”ر“ اور ”ک“ دونوں کو ہٹا کر ”نو“ لگا دینے سے جمع حاضر حاصل ہو گا۔ اس طرح ”کرک“ (کرو) سے جمع حاضر ہو گا ”کبو“ اسی طرح۔

مرک (ہوجا) سے مبو (ہوجا)

درک (لے جا) سے دبو (لے جا)

برک (آجا) سے ببو (آجاؤ)

ہرک (دیکھ) سے ہبو (دیکھو)

(۳) جو مصادر علامت مصدری ہٹانے کے بعد ”ل“ پر ختم ہوتے ہوں۔ ایسے مصادر کا فعل امر کا صیغہ جمع حاضر ”ل“ کے بعد ”بو“ بڑھانے سے بنتا ہے۔ مثلاً خلنگ (مارنا) مصدر سے علامت مصدر ہٹانے پر ”خل“ رہ گیا۔ چونکہ آخری حرف ”ل“ ہے اس لئے فعل امر کا صیغہ جمع حاضر ”ل“ کے بعد ”بو“ بڑھانے سے ”خلبو“ (مارو) بنا اس قاعدے کو ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ جو فعل امر اپنے صیغہ واحد حاضر میں ”ٹ“ بڑھانے سے بنتے ہیں انہیں جمع حاضر بنانے کے لئے ”ٹ“ ہٹا کر ان میں ”بو“ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً

خلّ (مار) سے خلبو (مارو)

ہلّ (لے) سے ہلبو (لے لو)

فعل نہی

وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے نہ کرنے کا حکم پایا جائے۔ مثلاً۔ خاچپہ (مت سو) دو ڈنگ پہ (مت دوڑ) وغیرہ

بنانے کے قاعدے

(۱) جن مصادر کا فعل امر صرف علامت مصدری ہٹانے سے بنتا ہے ایسے مصادر کو فعل نہی بنانے کیلئے فعل امر کے بعد "پہ" کا اضافہ کیا جاتا ہے مثلاً خاچنگ (سونا) مصدر کا فعل امر صرف علامت مصدر ہٹانے سے خاچ (سو جا) ہوا۔ اسے فعل امر نہی بنانے کیلئے اس میں حرف پہ کا آخر میں اضافہ کرنے سے ہوا خاچ پہ "(مت سو)۔ اسی طرح "خوانینگ" مصدر کا فعل امر ہوا "خوان" (پڑھ) اور فعل امر نہی ہوا۔ خوان پہ (مت پڑھ) وغیرہ

(۲) جن مصادر کا فعل امر، فعل امر بنانے کے دوسرے قاعدے کے مطابق بنتا ہے ایسے مصادر کا فعل امر نہی بنانے کیلئے فعل امر یا مصدر کے صرف پہلے حرف کے ساتھ "پہ" لگایا جاتا ہے۔ مثلاً مصدر "کننگ" (کرنا) سے علامت مصدری ہٹانے کے بعد آخری حرف چونکہ "ن" رہ جاتا ہے اس لئے اس کا فعل امر، دوسرے قاعدے کے مطابق بنے گا۔ اور فعل امر نہی، مصدر "کننگ" کا پہلا حرف "ک" یا فعل امر "کن" کا پہلا حرف دونوں میں سے کسی ایک کے بعد "پہ" لگانے سے بنے گا۔ یعنی کننگ (کرنا) مصدر سے فعل امر نہی بنے گا۔ کپہ (مت کر) اسی طرح دننگ (لیجانا) سے دپہ (مت لیجا) وغیرہ۔

(نوٹ) مصدر بننگ (آنا) تننگ (دینا) اور مصدر مننگ (ہونا) کا فعل امر نہی پہلے حرف کے ساتھ "پہ" کی جگہ "فہ" بڑھانے سے بنتا ہے۔ یعنی بفہ (مت آ) تفہ (مت دے)، مفہ (مت ہو)

فعل امر نہی کا استعمال صیغہ جمع متکلم میں۔

فعل امر نہی کا صیغہ جمع متکلم، صیغہ واحد متکلم میں "بو" بڑھانے سے بنتا ہے۔ مثلاً مفہ (مت ہو) سے مفہ بو (مت ہو) "بفہ" (مت آ) سے "بفہ بو" (تم مت آؤ) وغیرہ

فعل امر نہی مستقبل

وہ فعل امر نہی ہے جس میں مستقبل میں کسی کام کے کرنے سے روکا جائے۔ مثلاً۔ خوان پیس (مت پڑھنا) بغیرے (تم مت آنا)

بنانے کے قاعدے :

(۱) فعل امر کے واحد حاضر کے صیغے میں "پیس" بڑھانے سے فعل امر نہی مستقبل کا واحد حاضر کا صیغہ حاصل ہوگا۔ مثلاً فعل امر "شاغ" (ڈال) میں "پیس" لگانے سے "شاغپیس" (مت ڈالنا) فعل امر نہی مستقبل کا واحد حاضر کا صیغہ حاصل ہوگا۔

(۲) جن مصادر کا فعل نہی "پہ" یا "فہ" بڑھانے سے بنتا ہو ایسے مصادر کا فعل نہی مستقبل بنانے کے لئے پہلے قاعدے کے مطابق "پیس" بڑھایا جاتا ہے۔ البتہ جہاں "فہ" ہو وہاں "پیس" کی بجائے "فیس" لگایا جاتا ہے۔ مثلاً۔ بفہ سے بفیس (مت آنا) وغیرہ۔

فعل امر نہی مستقبل کا استعمال صیغہ جمع متکلم میں۔

(۱) فعل امر کے واحد حاضر کے صیغے میں واحد حاضر کے لئے جہاں "پیس" بڑھایا جاتا ہے وہاں جمع حاضر کے لئے "پیرے" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً۔ خوان پیس (مت پڑھنا) سے "خوان پیرے" (تم مت پڑھنا)

(۲) جو فعل امر نہی "فیس" لگانے سے بنتے ہوں، انہیں جمع حاضر بنانے کے لئے "فیرے" لگایا جاتا ہے۔ مثلاً۔ بفیس (مت آنا) سے بفیرے (تم مت آنا) وغیرہ

اسم عدد

وہ کلمہ ہے جو اشخاص یا چیزوں کی تعداد مقرر کرتا یا گنتی ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً "دہ روپی" (دس روپے)۔ "دہ" (دس) اسم عدد ہے۔

(۱) اعداد معین

وہ اعداد ہیں جن سے چیزوں کی صحیح تعداد یا گنتی ظاہر ہو۔ جیسے :۔ اَسِٹ (ایک) بیست و پنج (پچیس)۔ وغیرہ۔

براہوئی میں ابتدائی تین اعداد کو چھوڑ کر باقی تمام اعداد لہجہ کے معمولی فرق کے ساتھ فارسی کے اعداد ہی ہیں۔ براہوئی اعداد معین مندرجہ ذیل ہیں۔

اَسِٹ	(ایک)	ششش	چھ
اِرٹ	دو	ہفت	سات
مُسِٹ	تین	ہشت	آٹھ
چار	چار	نُہ	نو
پِنچ	پانچ	دہ	دس

دس سے اٹھارہ تک براہوئی اور فارسی اعداد میں صرف اتنا فرق ہے کہ فارسی میں "گیارہ" کو "یازدہ" اور براہوئی میں لہجہ بدل کر شروع میں "ن" کے اضافے سے "یانزدہ" ادا کیا جاتا ہے۔ دس سے اوپر کے اعداد مندرجہ ذیل ہیں۔

یانزدہ	گیارہ	شانزدہ	سولہ
دوانزدہ	بارہ	ہفدہ	سترہ
سینزدہ	تیرہ	ہژدہ	اٹھارہ
چانزدہ	چودہ	نوزدہ	اُنیس
پانزدہ	پندرہ	بیست	بیس

بیس سے اوپر کے اعداد فارسی کی طرح ہی پڑھے جاتے ہیں یعنی بیست و یک (اکیس) بیست و دو (بائیس) بیست و سہ (تیئس) وغیرہ۔ البتہ براہوئی میں اکیس، بائیس، تیئس اور اسی طرح دوسری جگہ

ان تین ہندسوں کو بیست داسٹ، بیست وارٹ اور بیست مُسٹ اور اسی طرح چہل ویک، یا چہل واسٹ (اکتالیس) وغیرہ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ بیس سے اوپر اعداد مندرجہ ذیل ہیں۔

سی	ــــــــ	تیس
چہل یا چل	ــــــــ	چالیس
پنجاہ	ــــــــ	پچاس
شست	ــــــــ	ساٹھ
ہفتاد	ــــــــ	ستر
ہشتاد	ــــــــ	اسی
نود	ــــــــ	نوے
صد	ــــــــ	سو
ارا صد	ــــــــ	دو سو
مُسے صد	ــــــــ	تین سو
ہزار	ــــــــ	ایک ہزار

(۲) اعداد غیر مُعیّن

وہ اعداد ہیں جن سے چیزوں یا اشخاص کی صحیح تعداد ظاہر نہ ہو۔ مثلاً منہ (چند) بھاز (بہت) پچے (معمولی۔ کم) وغیرہ

(۳) اعداد ترتیبی

وہ اعداد ہیں جو اسموں کے علاوہ اسموں کی ترتیب کو بھی ظاہر کرے۔ مثلاً۔ اولیکو دے (پہلا دن)، ارٹمیکو سال (دوسرا سال)۔

بنانے کا قاعدہ

عدد معین کے آخر میں "میکو" کا اضافہ کر دینے سے عدد ترتیبی بنتا ہے۔ مثلاً "چار" عدد معین میں "میکو" کا اضافہ کر دینے سے چارمیکو (چوتھا) عدد ترتیبی بنے گا۔ اسی طرح :۔

اولیکو	پہلا
ارٹمیکو	دوسرا
مسٹمیکو	تیسرا۔ وغیرہ۔

(نوٹ) براہوئی میں اگرچہ ابتدائی تین اعداد معین اَسِٹ، ارٹ، مسٹ، ہیں۔ لیکن ان کا استعمال اسم کے ساتھ اسی صورت میں نہیں ہوتا۔ اسم کے ساتھ استعمال ہوتے وقت یہ اسہ (ایک) "ارا" (دو) اور موسے (تین) استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً۔

اسہ کتاب	(ایک کتاب)
اِرا بندغ	(دو اشخاص)
موسے نیاڑی	(تین خواتین)

یہاں پر اَسِٹ کتاب "اِرٹ بندغاک" یا مسٹ نیاڑیک کا استعمال غلط ہوگا۔

(۴) اعداد کسری

وہ اعداد ہیں جو اکائی کے کسروں کو ظاہر کریں مثلاً ۱/۲، ۱/۳، ۲/۳ وغیرہ۔ یا نصف، ایک تہائی، دو تہائی وغیرہ۔

براہوئی میں عدد کسری ظاہر کرنے کیلئے عدد ترتیبی کے بعد بخش یا شنخ کا اضافہ کیا جاتا ہے مثلاً :۔

نصف یا ۱/۲ کیلئے	ارٹمیکو بخش یا شنخ	یا نیمہ
تہائی ۱/۳ کیلئے	مسٹمیکو بخش یا شنخ	یا ہکہ

چوتھائی یا ۱/۴ کیلئے	چارمیکو بخش یا لشخ	یا چارک
دو تہائی یا ۲/۳ کیلئے	ارامسٹمیکو بخش یا لشخ	یا پنچ دُو

اعداد کسری کیلئے پاؤ، نیم، پورہ یا پورد بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً۔

نیم سیر	(آدھ سیر)
موسے پاؤ	(تین پاؤ)
پاؤ کم ارٹ	(پونے دو)
پورد سیر	(ایک سیر)

(۵) اعداد ضعیفی

ایسے اعداد ہیں جو یہ واضح کرتے ہیں کہ کوئی چیز کتنے گنا ہے۔ مثلاً۔ دو گنا، تین گنا۔ وغیرہ
براہوئی میں اعداد ضعیفی بنانے کیلئے عدد معیّن میں "بخش" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً

اِرا بخش	(دو گنا)
موسے بخش	(تین گنا)۔ وغیرہ۔

متعلق فعل

متعلق فعل یہ ظاہر کرتا ہے کہ کوئی کام کب، کہاں، کتنا اور کیوں یا کیسے ہوا۔ یہ وقت جگہ مقدار طریقہ اور ہاں اور نہیں کو ظاہر کرتے ہیں۔

متعلق فعل کی قسمیں

(۱) بلحاظ جگہ :- جگہ کے لحاظ سے براہوئی متعلقات فعل اور ان کا فقروں میں استعمال مندرجہ ذیل ہیں :-

متعلق فعل	اردو معنی	متعلق فعل	اردو معنی
تہٹی	اندر، میں	صندرخ نا تہٹی	صندوق میں
پیشن (پے شن)	باہر	وتاخ آن پیشن	کمرے سے باہر
بُرزا	اوپر	بُرزا آسمانے	اوپر آسمان ہے
شیف	نیچے	شیف ڈغارے	نیچے زمین ہے
مُونی یا مستی	آگے	مونی مر	آگے ہو
مُخُرک	قریب	عید مخرک بسونے	عید قریب آگئی ہے
داڑے	یہاں	داڑے برک	یہاں آو
ہنداڑے	یہاں		
وانگی	یہاں		
پَدا یا پدی	پیچھے	ناپداٹے دیر سلوکے	تمہارے پیچھے کون کھڑا ہے

متعلق فعل	اردو معنی	براہوئی فقرہ	اردو معنی
مُر	دور	کنا غلق بھاز مُرءِ	میرا گاؤں بہت دور ہے
اوڑے	وہاں	اوڑے دیر بسونے	وہاں کون آیا ہے
ہموڑے	وہاں		
ہمونگی	وہاں		

(۲) بلحاظ وقت :-

وقت کے لحاظ سے متعلقات فعل مندرجہ ذیل ہیں :-

متعلق فعل	اردو معنی	براہوئی فقرہ	اردو معنی
اینو	آج	اَینو جمعہ نا دے ءِ	آج جمعہ کا دن ہے
درو	کل	درو پنج شنبہ اَسک	کل جمعرات تھی
مُلخندو	پرسوں (گزرا ہوا)	ملخندو دِنا برام اسک	پرسوں کس کی شادی تھی
کومُلخندو	ترسوں (گزرا ہوا)	کومُلخندو شاران بسُٹ	میں ترسوں شہر سے لوٹا
پگہ	کل (آئندہ)	پگہ بَرک	کل آؤ
پلمے یا	پرسوں (آئندہ)	پلمے بردٹ	پرسوں آؤں گا
ایلودے	پرسوں (آئندہ)		
کوڈے	ترسوں (آئندہ)	کودے کریم بردئے	کریم ترسوں آئے گا
گڑا	پھر	گڑا انت مسَ	پھر کیا ہوا؟
ہر دختے یا	جسوقت، جب کبھی	ہرچہ وا بننگ خواہسہ برک	جب کبھی چاہو۔ آجانا
ہرچہ وا			
داسکان	ابھی تک	داسکان دے ٹِک تتنے	ابھی تک سورج نہیں نکلا ہے

(۳) بلحاظ مقدار

مقدار کے لحاظ سے متعلقات فعل یہ ہیں :-

متعلق فعل	اردو معنی	براہوئی فقرہ	اردو معنی
دداره یا ولدا	دوباره	ای دداره بسٹ یا ولدا انبسٹ۔	میں دوبارہ آیا
لوجار	پھر	لوجار بفر	پھر مت آؤ
وار، وار	بار بار		

خوانگ (پڑھنا) مصدر سے مختلف افعال کی گردان

فعل	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
(۱) فعل حال	اد خوانک (وہ پڑھتا ہے)	اوفک خوازہ (وہ پڑھتے ہیں)	نی خوانیسہ (تو پڑھتا ہے)	نم خوازرے (تم پڑھتے ہو)	ای خوانیوہ (میں پڑھتا ہوں)	نن خوانہ (ہم پڑھتے ہیں)
حال جاری	او خوانگٹی ءِ (وہ پڑھ رہا ہے)	اوفک خوانگٹی او (وہ پڑھ رہے ہیں)	نی خوانگٹی اس (تو پڑھ رہا ہے)	نم خوانگٹی ارے (تم پڑھ رہے ہو)	ای خوانگٹی اٹ (میں پڑھ رہا ہوں)	نن خوانگٹی ان (ہم پڑھ رہے ہیں)
حال نفی	او خوان پک (وہ نہیں پڑھتا)	اوفک خوان پیسہ (وہ نہیں پڑھتے)	نی خوان پیسہ (تو نہیں پڑھتا)	نم خوان پیرے (تم نہیں پڑھتے)	ای خوان پدہ میں نہیں پڑھتا	نن خوان پنہ (ہم نہیں پڑھتے)
حال نفی جاری	او خوانگٹی اف (وہ نہیں پڑھ رہا ہے)	اوفک خوانگٹی افس (وہ نہیں پڑھ رہے ہیں)	نی خوانگٹی افیس (تو نہیں پڑھ رہا ہے)	نم خوانگٹی افیرے (تم نہیں پڑھ رہے ہو)	ای خوانگٹی افٹ میں نہیں پڑھ رہا ہوں	نن خوانگٹی افن (ہم نہیں پڑھ رہے ہیں)

فعل	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
(۲) فعل مستقبل	ادخوانوے	ادفک خوانور	نی خوانوس	نم خوانورے	ای خوانوٹ	نن خوانون
	(وہ پڑھیگا)	(وہ پڑھینگے)	(تو پڑھیگا)	(تم پڑھوگے)	(میں پڑھونگا)	(ہم پڑھینگے)
مستقبل نفی	ادخوان پرے	ادفک خوان پرر	نی خوان پرس	نم خوان پررے	ای خوان پرٹ	نن خوان پرن
	(وہ نہیں پڑھیگا)	(وہ نہیں پڑھینگے)	(تو نہیں پڑھیگا)	(تم نہیں پڑھوگے)	(میں نہیں پڑھونگا)	ہم نہیں پڑھینگے
(۳) ماضی مطلق	ادخوانا	ادفک خوانار	نی خواناس	نم خوانارے	ای خواناٹ	نن خوانان
	(اس نے پڑھا)	(انہوں نے پڑھا)	(تونے پڑھا)	(تم نے پڑھا)	(میں نے پڑھا)	(ہم نے پڑھا)
ماضی مطلق نفی	ادخوان تو	ادفک خوان توس	نی خوان تویس	نم خوان تویرے	ای خوان توٹ	نن خوان تون
	(اس نے نہیں پڑھا)	(انہوں نے نہیں پڑھا)	(تونے نہیں پڑھا)	(تم نے نہیں پڑھا)	(میں نے نہیں پڑھا)	(ہم نے نہیں پڑھا)
(۴) ماضی قریب	ادخواناتے	ادفک خوانانو	نی خوانانوس	نم خوانانورے	ای خوانانٹ	نن خوانانُن
	(وہ پڑھ چکا ہے)	(وہ پڑھ چکے ہیں)	(تو پڑھ چکا ہے)	(تم پڑھ چکے ہیں)	(میں پڑھ چکا ہوں)	(ہم پڑھ چکے ہیں)
(۵) ماضی بعید	ادخواناسُس	ادفک خواناسَر	نی خواناسُس	نم خواناسُرے	ای خواناسٹ	نن خواناسُن
	(وہ پڑھ چکا تھا)	(وہ پڑھ چکے تھے)	(تو پڑھ چکا تھا)	(تم پڑھ چکے تھے)	(میں پڑھ چکا تھا)	(ہم پڑھ چکے تھے)
ماضی بعید نفی	ادخوان تویسُس	ادفک خوان تویسَر	نی خوان تویسَس	نم خوان تویسُرے	ای خوان تویسُٹ	نن خوان تویسُن
	(وہ نہیں پڑھ چکا تھا)	(وہ نہیں پڑھ چکے تھے)	(تو نہیں پڑھ چکا تھا)	(تم نہیں پڑھ چکے تھے)	(میں نہیں پڑھ چکا تھا)	(ہم نہیں پڑھ چکے تھے)
(۶) ماضی تمنائی	ادخوانوس	ادفک خوانور	نی خوانوسُس	نم خوانوسُرے	ای خوانوسٹ	نن خوانوسُن
	(کاش وہ پڑھتا)	(کاش وہ پڑھتے)	(تو پڑھتا)	(تم پڑھتے)	(میں پڑھتا)	(ہم پڑھتے)
ماضی تمنائی نفی	ادخوان تودس	ادفک خوان تودسُر	نی خوان تودس	نم خوان تودسُرے	ای خوان تودسٹ	نن خوان تودسُن
	(کاش وہ نہیں پڑھتا)	(کاش وہ نہیں پڑھتے)	(کاش تو نہیں پڑھتا)	(کاش تم نہیں پڑھتے)	(کاش میں نہیں پڑھتا)	(کاش ہم نہیں پڑھتے)
(۷) ماضی استمراری	ادخواناکہ	ادفک خواناسرہ	نی خواناسہ	نم خواناسُرے	ای خواناٹر	نن خوانانہ
	وہ پڑھتا رہتا تھا	وہ پڑھتے رہتے تھے	تو پڑھتا رہتا تھا	تم پڑھتے رہتے تھے	میں پڑھتا رہتا تھا	(ہم پڑھتے رہتے تھے)
ماضی استمراری نفی	ادخوان توکر	ادفک خوان توسہ	نی خوان توسہ	نم خوان توسُرے	(ای خوان توٹر)	نن خوان تونہ
	وہ نہیں پڑھتا رہتا تھا	وہ نہیں پڑھتے رہتے تھے	تو نہیں پڑھتا رہتا تھا	تم نہیں پڑھتے رہتے تھے	میں نہیں پڑھتا رہتا تھا	ہم نہیں پڑھتے رہتے تھے

چند روزمرہ کے استعمال کے مصادر، مصادر کے ماضی مطلق، فعل امر اور فعل نہی

مصدر	اردو	ماضی مطلق	اردو	فعل امر	اردو	فعل نہی	اردو
آوار منگ	شامل ہونا، ملنا	آوار مس	شامل ہوا	آوار م، آوار مرک	شامل ہو	آوار مفہ	شامل مت ہو
ادغنگ	رونا	ادغا	رو دیا	اوغ	رو	اوغ پہ	مت رو
اِلنگ	چھوڑنا	اِلا	چھوڑا	اِلے	چھوڑ	اِلے پہ	مت چھوڑ
آرام کننگ	آرام کرنا	آرام کرے	آرام کیا	آرام کرک	آرام کر	آرام کپہ	آرام مت کر
است تنک ننگ	اکتانا	است تنک مس	اکتایا	است تنک مر	اکتا جا	است تنک مفہ	مت اکتا
باسفنگ	گرم کرنا	باسفے	گرم کیا	باسف	گرم کر	باسف پہ	گرم مت کر
بال کننگ	اُڑنا، پرواز کرنا	بال کرے	اُڑ گیا	بال کرک	اُڑ جا	بال کپہ	مت اُڑ
ٹھنگ فنگ	بلانا	ٹھنگ سفے	اُڑایا	ٹھنگ	بُلا	ٹھنگ پہ	مت بُلا
بازی دننگ	جیتنا	بازی دے	جیت گیا	بازی درک	جیت جا	بازی دپہ	مت جیت
بِسنگ	پکانا	بِسے	پکایا	بِس	پکا	بِس پہ	مت پکا
بش منگ	جاگنا، اٹھنا	بش مس	جاگا	بش مر، مرک	جاگ اُٹھ	بش مفہ	مت جاگ اُٹھ
بننگ (بنِ ینگ)	آنا	بس	آیا	بر، بارک	آ	کفہ	مت آ
بِننگ (بِن ننگ)	سُننا	بِنگ	سُنا	بِن، بنک	سُن	بِن پہ	مت سن
بہا کننگ	فروخت کرنا	بہا کرے	فروخت کیا	بہا کرک	فروخت کر	بہا کپہ	فروخت مت کر
بے سٹولنگ	نہانا	بے سٹولا	نہایا	بے سٹول	نہا	بے سٹول پہ	مت نہا
بے ننگ	پہننا	بے نا	پہنا	بین	پہن	بین پہ	مت پہن
بیغنگ (بے غنگ)	آٹا گوندھنا	بیغا	آٹا گوندھا	بیغ	گوندھ لے	بیغ پہ	مت گوندھ
بارفنگ	خشک کرنا	بارفے	خشک کیا	باریف	خشک کر	باریف پہ	خشک مت کر
برے بجنگ	بھوننا	برے جا	بھونا	برتج	بھون	برتج پہ	مت بھون

مصدر	اردو	ماضی مطلق	اردو	فعل امر	اردو	فعل نہی	اردو
بھیڑنگ (پھڑنگ)	دہنا	بھڑے	دُہوا	بھڑ	دُہو	بھڑ پہ	مت رہو
پانگ	کہنا	پارے	کہا	پا	کہہ	پا پہ	مت کہہ
پُترنگ	داخل ہونا	پُتر نگا	داخل ہوا	پُتر	داخل ہو	پُتر پہ	داخل مت ہو
(پُت - رنگ)							
پٹنگ	ڈھونڈنا	پٹا	تلاش کیا	پٹ	تلاش کر	پیٹے پہ	مت رہو
(پٹ - انگ)	تلاش کرنا		ڈھونڈا				
پرغِنگ	توڑنا	پرغا	توڑا	پرغ	توڑ	پرغ پہ	مت توڑ
پلٹنگ	نچوڑنا	پلٹا - پٹا	نچوڑا	پلٹ یا پٹی	نچوڑ	پلٹے پہ - پٹپہ	مت نچوڑ
پرنگ	سوجھنا	پرا	سوجھا	پرک یا پرہ	سوجھ جا	پر پہ	مت سوجھ
پنڈنگ	بھیک مانگنا	پنڈا	بھیک مانگا	پنڈ	بھیک مانگ	پنڈ پہ	بھیک مت مانگ
پننگ	ٹوٹنا	پنا	ٹوٹا	پن - پنہ	توڑ	پن پہ	مت توڑ
(پنا - انگ)							
پاچنگ	چھیلنا	پاچا	چھیلا	پاچ	چھیل	پاچ پہ	مت چھیل
پھلنگ	چھیننا	پھُلا	چھینا	پھل	چھین لے	پھل پہ	مت چھین
تالان کننگ	بچھانا	تالان کرے	بچھایا	تالان کرک	بچھا	تالان کپہ	مت بچھا
تخنگ	رکھنا	تخا	رکھا	تخ	رکھ	تخ پہ	مت رکھ
تغ خننگ	خواب دیکھنا	تغ خنا	خواب دیکھا	تغ خن	خواب دیکھ	تغ خن پہ	خواب مت دیکھ
تفنگ	باندھنا	تفے	باندھا	تف	باندھ	تف پہ	مت باندھ
تمنگ	گرنا	تما	گرا	تم - تمہ	گر جا	تم پہ	مت باندھ
تننگ	دینا	تِس	دیا	تے - ایتے	دے	تفہ	مت دے
تورنگ	روکنا، ٹھہرانا	تورا	روکا، ٹھہرایا	تور	روک	تو پہ	مت روک
تولنگ	بیٹھنا	توس	بیٹھا	تول - تولٹ	بیٹھ	تول پہ	مت بیٹھ

مصدر	اردو	ماضی مطلق	اردو	فعل امر	اردو	فعل نہی	اردو
ترڑنگ	کاٹنا	ترڑے	کاٹا	ترڑ	کاٹ	ترڑ پہ	مت کاٹ
توارکننگ	بلانا	توار کرے	بلایا	توار کرک	بلا	توار کپہ	مت بلا
جوان منگ	اچھا ہوتا	جوان مس	اچھا ہوا	جوان کرک	اچھا ہو	جوان مفر	اچھا مت ہو
جوڑکننگ	بنانا	جوڑکرے	بنایا	جوڑکرک	بنا	جوڑکپہ	مت بنا
چائنگ	جاننا	چائس	جانا	چا	جان لے	چاپہ	مت جان
چرنگ	چکر لگانا	چرنگا	چکر لگایا	چرینگ	چکر لگا	چرنگ پہ	چکر مت لگا
چرہ رنگ							
چھٹ تننگ	بکھیرنا	چھٹ تس	بکھیرا	چھٹ ایتے	بکھیر	چھٹ تفر	مت بکھیر
چھنڈنگ	جھاڑنا	چھنڈا	جھاڑا	چھنڈ	جھاڑ	چھنڈ پہ	مت جھاڑ
چٹنگ	نجات پانا	چٹا	نجات پانا	چٹہ	نجات پا	چٹ پہ	نجات مت پا
خاچنگ	سونا	خاچا	سویا	خاچ	سو	خاچ پہ	مت سو
خننگ	کھودنا	ختا	کھودا	ختہ	کھود	خت پہ	مت کھود
خلنگ	مارنا	خلک	مارا	خل	مار	خل پہ	مت مار
خننگ	دیکھنا	خنا	دیکھا	خن	دیکھ	خن پہ	مت دیکھ
خواننگ	پڑھنا	خوانا	پڑھا	خوان	پڑھ	خوان پہ	مت پڑھ
خواہنگ	چاہنا، مانگنا	خواع	مانگا، چاہا	خواہ	مانگ	خواپہ	مت مانگ
خسالنگ	چبانا	خسالا	چبایا	خسال	چبا	خسال پہ	مت چبا
خوافنگ	چرانا، بھیڑیں	خوافے	چرایا	خواف	چرا	خواف پہ	مت چرا
خرٹیک شولنگ	آنسو بہانا	خرٹنک شولنگ	آنسو بہایا	خرٹیک شول	آنسو بہا	خرٹیک شو پہ	آنسو مت بہا
دُرست کننگ	پہچاننا	درست کرے	پہچانا	درست کرک	پہچان	درست کپہ	مت پہچان
دروغ ترڑنگ	جھوٹ بولنا	دروغ ترڑے	جھوٹ بولا	دروغ ترڑ	جھوٹ بول	دروغ ترڑ پہ	جھوٹ مت بول
دسنگ	بونا	دسے	بویا	دسر	بو	دس پہ	مت بو

مصدر	اردو	ماضی مطلق	اردو	فعل امر	اردو	فعل نہی	اردو
دم دننگ،	تھک جانا	دم درے	تھک گیا	دم درک	تھک جا	دم دپہ	مت تھک
دننگ،	لیجانا	درے	لے گیا	درک	لے جا	دپہ	مت لیجا
دودنگنگ	دوڑنا	دودنگا	دوڑا	دودنگ	دوڑ	دودنگ پہ	مت دوڑ
دھڑنگنگ	اترنا	دھڑنگا	اُترا	دھڑنگ	اُتر	دھڑنگ پہ	مت اُتر
درنگنگ یا	اچھل پڑنا	درکا	چونکایا	درک	اچھل پڑ چونک	درک پہ	مت چونک
ڈرنگنگ	چونکنا		اچھل پڑا				مت اچھل پڑ
ڈھکنگنگ	چھپانا	ڈھکا	چھپایا	ڈھکہ	چھپا	ڈھکپہ	مت چھپا
راہی مننگ	چل پڑنا	راہی مسَ	چل پڑا	راہی مر	چل پڑ	راہی منفہ	مت چل پڑ
رودفنگ	جھاڑدینا	رودفا	جھاڑدیا	رودف	جھاڑدے	رودف پہ	مت جھاڑدے
رودتنگ	فصل کاٹنا	رودتا	فصل کاٹا	رودت	کاٹ	رودتپہ	مت کاٹ
زونڈنگنگ	بیٹھنا	زونڈا	بیٹھا	زونڈ	بیٹھ	زونڈ پہ	مت بیٹھ
سلنگ	دھونا	سِلا	دھویا	سِلہ	دھو	سِلپہ	مت دھو
شاغنگ	ڈالنا	شاغا	ڈالا	شاغ	ڈال	شاغپہ	مت ڈال
شیف مننگ	اترنا۔ نیچے آنا	شیف مسَ	اترا۔ نیچے آیا	شیف مر	اتر۔ نیچے آجا	شیف مفہ	مت اُتر
نکنگ	بھونکنا	نکا	بھونکا	نکہ	بھونک	نک پہ	مت بھونک
کشنگ	نکالنا	کش	نکالا	کشہ	نکال	کشپہ	مت نکال
کنیفنگ	کھلانا	کنیفے	کھلایا	کنیف	کھلا	کنیف پہ	مت کھلا
(کنے۔ فنگ)							
کننگ	کرنا	کرے	کیا	کرک	کرے	کپہَ	مت کر
کننگ	کھانا	کنگ	کھایا	کن	کھا	کنپہ	مت کھا
کسفنگ	مارنا قتل کرنا	کسفے	مارا قتل کیا	کسیف	مار قتل کر	کسِف پہ	مت مار
کہنگ	مرنا	کگ	مرگیا	کہَ	مرَ	کسَ پہ	مت مر

مصدر	اردو	ماضی مطلق	اردو	فعل امر	اردو	فعل نہی	اردو
گدرنگنگ	گزرنا	گدرنگا	گزرا	گدرنگ	گزر	گدرنگ پہ	مت گزر
لغوشت النگ	پھسلنا	لغوشت الک	پھسلا	لغوشت ال	پھسل	لغوشت الپہ	مت پھسل
لگفنگ	روشن کرنا جلانا	لگفے	روشن کیا جلایا	لگیف	روشن کر۔ جلا	لگیف پہ	مت، جلا
لارتنگ	جوش دینا۔ اُبالنا	لارتس	جوش دیا۔ اُبالا	لارایت	جوش دے۔ ابال	لارتفہ	مت ابال
مخنگ	ہنسنا	مخا	ہنسا	مخک	ہنس	مخپہ	مت ہنس
ملنگ	کھولنا	ملا	کھولا	ملہ۔ مل	کھول	ملپہ	مت کھول
مننگ	ہونا	مس	ہوا	مرک	ہو	مغہ	مت ہو
موغنگ	سینا	موغا	سیا	موغ	سی لے	موغ پہ	مت سی
ترّنگ	بھاگ جانا	ترّا	بھاگ گیا	ترّا یا تر	بھاگ	ترّ پہ	مت بھاگ
تُنگ	پیسنا	تُا	پیسا	تُر	پیس	تُپہ	مت پیس
ہتنگ	لانا۔	ہیس	لایا	ہتر	لا	ہتپہ	مت لا
ہرفنگ	اٹھانا	ہرفے	اٹھایا	ہرف	پوچھ	ہرف پہ	مت پوچھ
ہُننگ	دیکھنا	ھُرا	دیکھا	ھُر	دیکھ	ھُپہ	مت دیکھ
ہڑسنگ	لوٹنا	ہڑسا	لوٹا	ہڑس	لوٹ	ہڑس پہ	مت لوٹ
ہرّنگ	پھاڑنا	ہرا	پھاڑا	ہرّا	پھاڑ	ہرّ پہ	مت پھاڑ
ہشنگ	جلنا	ہُشا	جلد	ہشر	جل	ہُشپہ	مت جل
ہلنگ	لینا	ہلک	لیا	ہل	لے	ہلپہ	مت لے
ہیت کننگ	بات کرنا	ہیت کرے	بات کی	ہیت کرک	بات کر	ہیت کپہ	بات مت کر
ہیل کننگ	سیکھنا	ہیل کرے	سیکھا	ہیل کرک	سیکھ	ہیل کپہ	مت سیکھ
یلہ کننگ	چھوڑنا	یلہ کرے	چھوڑا	یلہ کرک	چھوڑ	یلہ کپہ	مت چھوڑ
یلہ مننگ	چھوٹنا	یلہ مس	چھوٹا	یلہ مرک	چھوٹ	یلہ مفہ	مت چھوٹ

اعضائے جسم

لَٹ	زُلف	رِلخ	گردن	سِرونڈنک	کہنی
پُژرہ	بال	پُغ	گدُی	تلف	ہتھیلی
چوٹیل	چھوٹی	یا	منہ	زیل	ناخنُ
کاٹم	سر	برُوت	مونچھیں	گور۔ سینہ	چھاتی
نیام سر	چندیا	چوڑ	ہونٹ	کٹ	گود
ہَڈول	کھوپڑی	ریش	داڑھی	پالو	پہلو
ملی	بھیجا	زَنو	ٹھوڑی	ران	ران
خف	کان	کلک	رخسار	پنُ	گھٹنا
خن	آنکھ	دنتان	دانت	نَت	پیر
دیدہ	ڈھیلا	ددی	زبان	پوز۔ پاد	ریڑھی
بربانک۔ برُوانک	پلک	گٹ	حلق۔ گلہ	کُرٹی۔ بیڑی	ٹخنہ
ملاڈ	پپوٹہ	نک	تالو	اوجری	اوجھڑی
مچاخ	ابرو	گٹلو	بغبغہ	روتلینک	انتڑیاں
باھُس	ناک	نخ۔ دل بند	پیٹھ۔ پشت	اُست	دل
شورخ۔ گرانز	نتھنا	پڈ	شکم۔ پیٹ	بَغر	جگر
موُن	چہرہ	رخ	کمر۔ ریڑھ کی ہڈی	لپف	پھیپھڑا
پیشانی	پیشانی	کوپہ	کندھا	خیر	پسینہ
خشونک	کنپٹی	دو	ہاتھ	خرٹینک	آنسو

تُف	تھوک	تندرستی، جوڑی	صحت	چاپ	تالی
گج	رال	مرک	موت	توار	آواز
کف	جھاگ	تنُغ	تیندھ	پچیانٹ	پیچ
دتر	خون	سیم	مانگ	نگیُن	بھوکا
ہڈُ	ہڈی	بدن، بھون	جسم	زیبا	خوبصورت
سل	کھال	لاش	لاش	مزہ	ذائقہ
سُو	گوشت	گاڑتر	ڈِکار	اڑب	بجبڑہ
پرچی	چربی	اچان	چھینک	مزغ	مغز
خال	تل	ساہ	جان	ہارونک	مسوڑا
طبیعت	مزاج	دم	سانس	ٹیلہ	آنکھ کی سیاہی

رشتے

سیال	رشتہ دار	اِلہ	چچا	بَلغَر	ساس
کہول۔خابوت	کبنہ	تاتہ	خالہ۔چچی	اِلہ مٹ	چچازاد۔خالوزادبھائی
بادہ	باپ	ایلم نامارا	بھتیجا	سالم	داماد
لُمہ	ماں	ایڑتامار	بھانجا	ملخڑیا نشار	بہو
ایلم	بھائی	خاسپر	سالہ	پتراک	سوتیلا باپ
ایڑ	بہن	اِلریامائم	خُسر	ماتقُہ	سوتیلی ماں
مار	بیٹا	بلغرٹ	ساس	پلیش زادہ	سوتیلا بیٹا
مَسِٹر	بیٹی	اِلّہ	چچا	اپوک	سَوکن
پیرہ	دادا۔نانا	تاتہ	خالہ۔چچی	بلا ایلم	بڑا بھائی
بَلہ	دادی۔نانی	ایلم نامار	بھتیجا	چنکا ایلم	چھوٹا بھائی
نواسہ	نواسہ	ایڑتامارُ	بھانجا	نرینہ	مرد
اَرِغ	مرد	خاسپر	سالہ	ذالَفہ	عورت
ذالُقہ	بیوی	الریامائم	خُسر	بادشاہ	دلہا
بی بی	دلہن	بنوزان	بیوہ	جاڑ	جڑواں
دُس خینغ	سالی	خواجہ	مالک	گودی	مالکن

چوپائے

ساہ دار	چوپایہ	دمغز	لیلا	باہر	گدھوں کا گلہ
بلیش	گدھا	سور	بھیڑ کا بچہ	باہرپان	گدھے چرانے والا
بولو	بندر	نخزم	ہرن	ہینڈ	کُتیا
خراس۔ کاریگر	بیل	اُلی۔ نریان	گھوڑا	نِراز	کتا
میہی	بھینس	مادیاں	گھوڑی	کُتری	پلا
ڈگی	گائے	پیل	ہاتھی	پشی	بلی
بچی۔ روڑ	بچھڑا	کچک	کتا	ہَل	چوہا
اُنج	اونٹ	بزگل	بکریوں کا ریوڑ	شوک	لومڑی
ہشتر	اونٹ کا بچہ	نخوڑ	دُنبہ	تولہ	گیدڑ
ڈاچی	اونٹنی	میر	دُنبی	خرما	بھیڑیا
لوک	اونٹ	کُرُ	دنبوں کا ریوڑ	کفتار	چرخ
بَگ	اونٹوں کا گلہ	کاس	اون	مُرد	خرگوش
ہیٹ	بکری	شوان	چرواہا	خلیغا	چیتا
مَت	بکرا	لانغ	گدھا		

پرندے

چک	پرندہ	گگو	چکور	ریٹی	مکھی
گنگشت	چڑیا	طوطی	طوطا	پھل نا اِٹی	بھونرا
بانگو	مرغا	اُدشو	ابابیل	پَشہ	مچھر
ککڑ	مرغی	پڑّہ	پَر	تپرک	تیتری
چوری	چوزہ	بانزل	بازو۔ پر	مونگی	بھڑ
کیبوت	کبوتر	پُفٹ	مینڈک	مورینک	چیونٹی
خاخو	کوا	چڑز	تلِیسر	ٹانگو مورینک	چیونٹا
بازز	چیل۔ باز	سونٹ	پچوپرخ	ملخ	ٹڈی
کرگز	گدِھ	بانسک	بازو	پو	کیڑا
چلغتو	چمگادڑ	گک	لِیسو	بوڈ	جول
گوُگوُ	فاختہ	تاج	کلغی	ڈنگ	ڈنگ۔ نیش
مرغ سلیمان	ہدہد	سیسو	سی سی	شاد	شہد
اَرنج	بطخ	خوایہ۔ بیدَہ	انڈا	موکو	مکڑی
دقاب	عقاب	کدُام	گھونسلا	مچی	مچھلی
بومب	اُلو	پچی	چھپکلی	خانخور	کلنگ
پکینجر	تیتر	وودشہ	سانپ		
بارڈو	بیٹر	تپلّی	بچھو		

موسم

سیٹی۔ یخ تیرمہ۔ سوئیل	سردی۔ سرما خزاں	باسونی یشام	گرما۔ گرمی ساون	ہتم	بہار

اوقات

نیم روشح	دوپہر	صوب	صبح	شام	شام
نن	رات	دے	دن	تو	مہینہ
گور بام	علی الصبح	غفشی	عشا	پیشیم	ظہر
دیگر	عصر	دے گشت	بعد دوپہر	نیم نن	آدھی رات
درو	کل	پگہ	کل (آئندہ)	گھنڈو	پرسوں (گزرا ہوا)
ایلودے	پرسوں (آئندہ)	سال	سال	خدو	گزشتہ سال
انیخو	موجودہ سال	بروکا سال	آئندہ سال	استو	گزشتہ رات
شوانہ	دن رات	پاپس	ایک پہر	ہر دے	ہر روز
توئی	ماہوار	ہفتی	ہفتہ وار	سالی	سالانہ

اطراف

قطب	شمال	جانُم	جنوب	دے ٹِک	مشرق
دے کہنگ	مغرب	قبلہ	مغرب	دے ٹکی	مشرقی
قبلئ	مغربی				

مہینوں کے نام

اماماتا تو	محرم	صفری	صفر	ادیکوایٹر	ربیع الاوّل
ارٹمیکوایٹر	ربیع الثانی	مسٹمیکوایٹرھ	جمادی الاول	پیہارمیکوایٹر	جمادی الثانی
خداناتو۔ہزاری	رجب	پانسردہ مڑدیا	شعبان	روچہ ناتو	رمضان
چنکاعیدناتو	شوال	پناعیدان	ذی العقد	بلاعیدناتو	ذی الحج

ہفتے کے دن

شُشنبہ	ہفتہ	یک شنُبہ	اتوار	دوشنبہ	سوموار
سہ شنبہ	منگلوار	چہار شنُبہ	بدھوار	پینج شنبہ	جمعرات
جمعہ	جمعہ				

مختلف رنگ

مون	کالا۔ سیاہ	پی اُن	سفید	غیسُن	سُرخ
خَزُن	سبز	پوشکن	پیلا	گونگی	مونگی
نیلی	نیلا	خاکی	خاکی	اسی	خاکستری
پیروزی	فیروزی	ناسی	نسواری	عجائبی	قرمزی
بور	بھُورا				

عناصر آسمان و زمین

آزمان	آسمان	بہشت	بہشت	جاندُم	دوزخ۔ جہنم
تہَو	ہوا	نُوڑ	بگولہ	ججُ	آندھی
توُبے	چاند	نوک	پہلی رات کا چاند	دسے	دھوپ۔ سورج
تہروفک	کرنیں شعاعیں	عالم	دنیا	استار	ستارہ
لکی استار	دمدار ستارہ	ماگیر	گرہن	موتی	دھواں
خاخر	آگ	ڈغار	زمین	گٹ	پٹان جس کا راستہ نہ ہو
مش	مٹی	دیر	پانی	پَر	بارش
جمَر	بادل	اُدرہ	گرج	گروک	بجلی
تروَنگٹر	ژالہ	پیڑآپ	شبنم	کہُر	ہُج
بابی ناگندار	قوس قزح	چرخ۔ چرخاپ	بھنور۔ گرداب	شیلہ	ندی

جل۔ ڈور	نالہ	آر	سیلاب	کسر	راستہ
جو	جوہڑ	موج	لہر	طوپان	طوفان
روشنائی	روشنی	تارمئی	اندھیرا	مخلوق	لوگ
دت	بھوت۔ جن	زمین جھنب	زلزلہ	رئی	کنارہ
کوڈ	غار	مش	پہاڑ	تلاپ	تالاب
شار	شہر	خلق	گاؤں	ریگستان	ریگستان
بُٹ	پہاڑی/ٹیلا	سَر	سلسلہ کوہ	تلار	چٹان
کوچہ	وادی	دشت	میدان	داماں	دامن کوہ
ڈور	خشک میدانی ندی	خل	پتھر	ریک	ریت
سک	کنکری	ملک	کھیت	دُون	کنواں
چکل	پہاڑی چشمہ	چرک	ٹھنڈی ہوا	کڈ	کڈھا، خندق
پرنج (پرچ۔ پرنج)	کیچڑ				

ذائقے

ہنین	میٹھا	سور	کھٹا	خرین	کڑوا
تیز	تیز	سور	نمکین		

پھل وغیرہ

الار	کھجور	پنچ	کھجور کا درخت	نارنج	نارنگی
سوف	سیب	امروت	امرود	اَمب	آم
لیمو	لیمو	کورنخ	تربوز	کمند	گنا
آمری	اِملی	گڈہ	گٹھلی	تخم	بیج
پنچخ (پنچ پچخ)	چھلکا	خولم	گندم	زُرّت	جواری
سا	جو	پرسیش	راہی	برنج	چاول
گلو	خربوزہ	ول	بیل	کیلہ	کیلا
درخت	درخت	پن	پتہ	شاخ	ٹہنی
روتہ	جڑ	بُنڈ	تنہ	سیخا	سایہ
بَر	میوہ	بے	گھاس	بُوثخ	پھونس
بوٹو	جھاڑی	پھل	پھول	سوزی	سبزی
گواڑخ	گل لالہ	بانز	بانس	نہال	پودہ
روتہ	ریشہ	سُسّر	گوند	غنچہ	کونپل
پت	کانٹا	گلاپ	گلاب	پُھگ	بھوسہ
کشت وکشار	کھیتی باڑی	لنگار	ہل	خوشہ	اناج کی بالی
بزغر	کسان	نگرہ	چنا	لب لبو	چقندر

انسان کی مختلف حالتیں

بندرغ	آدمی	نیاڑی	عورت	چُنا	بچہ
چنکی	بچپن	ورنا	نوجوان	ورناکی	جوانی
پیر	بوڑھا	پیری	بڑھاپا	چوری	یتیم
پیرزال	بڑھیا				

ناقص اعضاء کے لوگ

گنوک	پاگل	ریشہ	اندھا	پٹرہ	گنجا
کمر	بہرہ	گنگ	گونگا	لنگ	لنگڑا
چُپش	بھینگا	بے باھُش	نکٹا	کبُو	کبڑا

پیشے

کاریم	پیشہ۔ کام	بوڑچی	باورچی	لوڑی	قلعی گر۔ لوہار
زرگر	سُنار	نائی	حجام	دراکان	بڑھئی
موچی	چمار	گنڈک	رفوگر	داپاری	ستجار

واپار	تجارت	قبرخلوک	گورکن	ڈہوڑخلوک	ڈھنڈورچی
ڈاکسر	ڈاکٹر	شوان	گڈریا، چرواہا	مزدور	نوکر۔ مزدور
مہہ	غلام	گراک	گاہک	مرید	چیلا
سنگ	دوست ہمراہ	وَژمن	دشمن		

بیماریاں

ناجوڑی	بیماری	خش	درد	زڑدوہی	یرقان
پُڑّہ	چیچک	خرٹِٹ	کالی کھانسی	گُلّہ	زکام
جُکَر	کھانسی	سورک	خسرہ	گورمبارکی	نمونیہ
ایل	بخار	بَھوا	ہیضہ	ڈاکی	طاعون
ٹُپ	زخم	حب سائی	دَمہ	سیلہ	انجکشن
وُڈّھ	جلندھر	ٹکہ	ٹیکہ	پڈناخش	دردِ شکم
کاٹم ناخش	دردِسر				

لباس وغیرہ

پُچ	کپڑا	چوٹ	چپلی	کوُٹ	قمیض
خیری	چادر	دستار	پگڑی	ٹوپ	ٹوپی

شال	جُبہ	گدُ	ڈُوپٹہ	نپاد	بستر
لیپ	رضائی	بوپ	گدیلا	بالشت	تکیہ
سرجہ	سرانہ	پٹو	کمبل	گٹ	چارپائی
کونٹ	دری	غالی	قالین	ٹپُرُ	نمدہ
سنجری	پھولدار نمدہ	پرنج	چٹائی	چشتر	چھاتہ
آستونک	آستین				

آوازیں

توار	آواز	چیانٹ	بیخ	گورینگ	ہنہنانا
ترنگ	ڈھینچو کرنا	گوڑنگ	بیل کی آواز	گگلنگ	بکری کا ممیانا
پلنگنگ	لیلے کا ممیانا	گارنگ	بھیڑ کی آواز	غوٹنگ	دھاڑنا
کانشرنگ	خرگوش کی آواز	ہولانگ	بھیڑیے کی آواز	کورکنگ	لومڑی کی آواز
کارنگ	مرغی کی آواز	غلنگ	بھونکنا	میاؤ	بلی کی آواز
ھڑکنگ	ہنہنانا				

متفرقات

تافو	توا	لوہی	کڑاہی	دیگ	دیگچی

پاٹ	لکڑی	کیتغ	سالن	بے دیر	یخنی۔ شوربا
سوُ	گوشت	پردائی	دودھ	لٹ	لاٹھی
اِرَغ	روٹی	باخو	لُقمہ	دیر	پانی
چا	چائے	صندوخ	صندوق	کاچو	چاقو
اشکنزور	چمٹا	اس	راکھ	پورغ	انگارہ
دیگدان	چولا	سربالا	بلندی	سرشیف	نیچائی
گام	قدم	چپٹ۔ ریز	رسی	نُت	آٹا
لشی	درانتی	کوڑال	کُدال	بورہ	کھانڈ۔ چینی
گاسلیٹ	مٹی کا تیل	ناس	نسوار	لوت	تھیلی
ڈُنگ	بوتل	دِلّو	گھڑا	پیماز	پیاز
شِشر	دال مسور	موٹل	موٹر	گِڑاک	سامان۔ چیزیں
دال	پیمانہ۔ گز	پِپل	مرچ	سسی	گھی
جُلونٹ	جھولا	شابیت	کھُلا	تنک	تنگ
مُرغن	لمبا	ادلُن	موٹا	چینکا	چھوٹا
بَلا	بڑا	زیبا۔ باٹفا	اوپر	نِزور	کمزور
خُلکن	نرم	زخم	تلوار	توفک	بندوق
سُم	گولی	جنگ	لڑائی	برام	شادی
کرینگ	گالی	توفک نادارو	بارود	گوگرت	گندھک

محاورے اور ضرب الامثال

براہوئی محاورہ اور ضرب المثل	اردو لفظی معنی	اردو بامحاورہ معنی
اُست آن اُست دیر کُنیک	دل، دل سے پانی پیتا ہے	دل کو دل سے راہ
اَسِٹ اِرَٹ مفک	ایک دو نہیں ہوتا	ایک ایک ہی رہتا ہے
اَسہ دُواَٹ چاپ مفک	ایک ہاتھ سے تالی نہیں بجتی	ایک ہاتھ سے تالی نہیں بجتی
الرغان کن، الرغان ہین، الرغان مر	چچا سے کھا چچا سے پہن، چچا سے دُور رہ۔	از خود بلائے جان۔ اپنے مصیبت بنتے ہیں۔
ایٹ ءِ زدّالی ھلیک، شوان نا ارغ ءِ کُنیک۔	بکری کی شامت آتی ہے تو چرواہے کی روٹیاں کھا لیتی ہے۔	گیدڑ کی جب موت آتی ہے تو شہر کا رُخ کرتا ہے۔
اُسٹ ٹی گڑ پرِغنگ	جی میں گڑ توڑنا	جی میں لڈو پھوٹنا۔
اُست مول کننگ	دل سے دھواں اٹھنا	دل سے دھواں اٹھنا
ارغ پین ناءِ پڈ تیناءِ	روٹی اگر دوسروں کی ہے پیٹ تو اپنا ہے۔	
الیم کور، ایڑ امیت دار	بھائی اندھا بھی ہو، لیکن بہن کی امیدوں کا سہارا ہوتا ہے	بھائی اندھا بھی ہو بہن کی امیدیں اس سے وابستہ رہتی ہیں۔
برام براھی ناشِنگ بے وس چپڑی نا	شادی، شادی والوں کی اور خوشیاں یتیم کی۔	دوسروں کی خوشی میں خواہ مخواہ خوش ہونا۔

براہوئی محاورہ اور ضرب المثل	اردو لفظی معنی	اردو با محاورہ معنی
اَسَ سُم اٹ اِرا نِشانہ اِرغ نا تِننگ سخت ئے۔ صلاح خلنگ اسان ئے	ایک گولی سے دو نشانے کھانا کھلانا مشکل ہے۔ لیکن صلاۓ فرض ہے۔	ایک پنتھ دو کاج۔ ایک تیر دو نشانہ
اشارتہ خرداتی، اُف کیک پیرے	دودھ کا جلا، پنیر بھی پھونک کر کھاتا ہے۔	دودھ کا جلا چھاچھ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے۔
اَسٹے اِلے تو بھگ تو، پاٹک اُراہیچا سوار مریو۔	پیٹھی مارنا	ہمچو ما دیگرے نیست
اُلی نا نعمت ئے اُلی، سگینگ کیک	گھوڑے کی دولتی، گھوڑا ہی سہہ سکتا ہے۔	لوہے کو لوہا کاٹتا ہے۔
اُستونک نا دژمن	آستین کا دشمن	مار آستین
اَخس کر خیری ئے ہموخس نتے مُریف	جتنی چادر دیکھو اُتنے پاؤں پھیلاؤ۔	جتنی چادر دیکھو، اتنے پاؤں پھیلاؤ
نجال مرے، بے گُڑ مرے۔	ہندو ہو اور بے گڑ ہو۔	ہندو اور بے گڑ ہو۔
بلگ ئے ابار لرزنگ	پتے کی طرح کانپنا	پتے کی طرح کانپنا۔
بلکسک ہیٹی تہ کشتکا۔	بڑھیا مرگئی اور اس کا بخار بھی ختم ہوا۔	مصیبت ٹل گئی
نیموں ئے خن ٹی جاغارے۔		خوئے بدرا بہانہ بسیار
با آن پلنگ	منہ سے چھینا	بات منہ سے چھینا۔
بے کرینگ آن جنگ مَنَک	بدکلامی کے بغیر جھگڑا نہیں ہوتا	بدزبانی جھگڑے کی وجہ ہے۔

براہوئی محاورہ	اردو لفظی معنی	اردو بامحاورہ معنی
پدبروک پادان سلوک	دیر سے آنا سب سے پیچھے بیٹھنا	جو سویا سو کھویا
پیر مس، پیر متو۔	بوڑھا ہو گیا لیکن عقل نہیں آئی	عمر گذر گئی پر عقل نہیں آئی
پڑ بامس آن شیف ئے	پیٹ بہر صورت ناک سے نیچے ہے	
پنو کا دو تینا لخئے	ٹوٹا ہوا ہاتھ، اپنی گردن	دست شکستہ بار گردن
پیس خیسن مننگ	لال پیلا ہونا۔	لال پیلا ہونا۔
پنچ ہوراسہ پک افس	پانچ انگلیاں برابر نہیں	پانچ انگلیاں برابر نہیں
پین تو پین، کنتو ہم پنچ دششت	اور تو اور ہم سے بھی شش و پنج	اور تو اور ہم سے بھی چالاکی۔
		بازی، بازی، باریش ئے بابا ہم بازی۔
پین نادیڑہ نیم روتح ئے پراٹک	دوسروں کا پانی، دوپہر کو رک جاتا ہے۔	پرایا مال پرایا ہی ہوتا ہے۔
پسٹی آنبار مون ئی پونگ	بلی کی طرح منہ پہ جھپٹنا	بلی کی طرح منہ پہ جھپٹنا۔
پین ناکگڑآن، تینا دانکو گچین	دوسروں کی مرغی سے اپنے بھنے ہوئے چنے اچھے۔	
پین نالٹ، تین ناچپلاخ	بیگانوں کی لاٹھی، اپنوں کا تھپڑ	
پلپل تمنگ	مرچیں لگنا۔	مرچیں لگنا۔
پڑی پڑی آں دریا سے جوڑ مریک	قطرہ قطرہ میشود دریا	قطرہ قطرہ میشود دریا
پنچ اگڑی اٹ پوسکن منفک	پرانا کپڑا پیوند سے نیا نہیں ہوتا۔	پرانا نیا نہیں ہوتا۔
پڈ لبو لان ناجل ئے۔	پیٹ دریائے لولان ہے	
پین ناماران تینا مسٹر جوان	دوسروں کی لڑکی سے اپنا لڑکا بہتر	اپنا اپنا ہوتا ہے پرایا پرایا۔

براہوئی	لفظی معنی	با محاورہ معنی
تینا زمی ٹی ہُر	اپنے گریبان میں منہ ڈال	اپنے گریبان میں منہ ڈال لو۔
تینا دُوے تینٹ گڈّنگ	اپنے بازو خود کاٹنا	اپنے پاؤں کلہاڑی مارنا۔
تینے تاڈُ تنگ	پیچ وخم کھانا	غصے ہونا، پیچ وخم کھانا
تینا اُراٹی کچک ہم شیرو	اپنے گھر کتا بھی شیر ہوتا ہے	اپنے گھر کتا بھی شیر ہوتا ہے۔
تینا ولدا ہم تینائے	اپنا اپنا ہی ہوتا ہے	اپنا اپنا ہی ہوتا ہے
توکل، اکل ءِ۔	صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے	صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔
جی او ہوکا دیر نہ کر سلوک	پانی جو بہے نہ کہ جو ٹھہرا ہوا ہو	ٹھہرے ہوئے پانی سے بدبو آتی ہے
جو ماسان لُڑدے	پانی شروع سے گدلا ہے	بنیاد ہی خراب ہے
چنکا با، بلا باخو	چھوٹا منہ، بڑا لقمہ	چھوٹا منہ بڑی بات۔
چھتوان خدا کنتو	بے کار آدمی کی خدا نہیں سنتا	حرکت میں برکت ہے۔
چُنا ادغے، لُمہ خیدا ایتیک	بچہ روئے، ماں دودھ پلاتی ہے	جبتک بچہ نہ روئے ماں دودھ نہیں پلاتی۔
چوٹ نا بند مننگ	چوٹ کا تسمہ ہونا	سائے کی طرح ساتھ رہنا۔
ہڑپ خلنگ	شور مچانا	واویلا کرنا
ہلنگاٹ ہنداٹی، ودے دریٹ باٹی	ہاتھ منہ تک لے گیا اور اسی پر پکڑا گیا۔	چور کی داڑھی میں تنکا۔
حیلہ کر، وسیلہ مریک	حرکت میں برکت ہے	حرکت میں برکت ہے۔
ہیٹی بندغ ءِ کسفپک، استے خراب کیک۔	مکھی سے انسان مرتا نہیں لیکن جی ضرور خراب ہوتا ہے	مکھی انسان کو نہیں مارتی ہے۔ جی ضرور خراب کرتی ہے۔

ہیٹ رءاُف تُن پالی تننگ	مکھی پھونک سے اُڑانا	انتہائی کاہل ہونا۔
ہلّ کہ کوڑے خوتیک، تینا ختن تیٹی تینٹ مش شانگ	چوہا، بل کودتے وقت اپنی آنکھوں میں خود مٹی ڈالتا ہے	تجھ جیسا کرے ویسا بھرے۔
خاخو پاٹاٹے	کوانظر آگیا ہے	کسی کو دیکھ کر دوسروں کو ہوشیار رہنے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔
نخفِ اُبتقو، کچک نا رنداٹ تما	کان کی خبر نہ لینا اور کتے کے پیچھے دوڑنا۔	بچہ بغل میں اور ڈھنڈورا شہر میں۔
خن خنا۔ پا خلنتو	آنکھوں نے دیکھا پر منہ نے نہیں دیکھا۔	بہت کم ہونا۔
خن تیٹی پٹینگ	آنکھوں میں گھسنا۔	آنکھوں میں گھسنا۔
خل تینا جاغہ غا گیس لے۔	پتھر اپنی جگہ بھاری	سنگ بجائے خود سنگین
دو تینا ریش ءَ رسینگیک۔	اپنا ہاتھ، اپنی داڑھی تک پہنچتا ہے۔	گلا انہوں ہی سے کیا جاتا ہے
دو تیا ہر فنگ کمراے۔	ہاتھوں پہ اٹھانا	تشت ازبام کرنا۔ بدنام کرنا۔
دو شرنا کنوک کمبرلے ریزآن خلیک۔	سانپ کا کاٹا۔ کال رسی سے بھی ڈرتا ہے۔	سانپ کا کاٹا، کالی رسی سے ڈرتا ہے۔
دانکو ءَ انبار سٹینگ	بھُنے ہوئے چنوں کی طرح اچھلنا۔	بہت خوش ہونا، خوشی سے اچھلنا
دے ہو تیٹی ڈھکینگ منک	سورج انگلیوں سے چھپایا نہیں جاسکتا۔	حقیقت، حقیقت ہی رہتی ہے۔
دُزنا خاخر	چور کی آگ	کنجوس آدمی کی چیز۔

براہوئی محاورہ	لفظی معنی	بامحاورہ معنی
دو سرے با سُریک	ہاتھ حرکت کریں، تب منہ حرکت کرتا ہے۔	حرکت میں برکت ہے۔
ڈغار سورے	زمین نمکین ہے	کام بنتے نظر نہیں آتا، کام کا ہونا مشکل ہے۔
ڈو لسّش مس خوشتقام خلک ریش نازیا گک ء۔	توا، دیگچی کو کہے تیرا منہ کالا داڑھی پہ پپو ہے۔	توا، دیگچی سے کہے تیرا منہ کالا چور کی داڑھی میں تنکا۔
زرنا قدرے زرگر چائیک	سونے کی قیمت سنہار جانے	قدر زر، زرگر بداند
سلام بٹ توٹ، بٹیٹ بخالا	سلام نہیں کیا، کیا بھی تو بہند دکھہ۔	کسی کام کو نہ کرنا اور جب کرنا تو غلط کرنا۔
سوارے پیادہ نا انت غم	سوار کو پیادے کی کیا خبر	سوار را از دل پیادہ چہ خبر
سیوت ئی برکت ء۔	اتفاق میں برکت ہے۔	اتفاق میں برکت ہے۔
سنگت آن جپ، شغل ناکپ	دوستوں کے بغیر انسان چکی کے ایک پاٹ کی طرح ہے۔	زندگی کا لطف دوستوں کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔
سالم بادہ ناخواجہ ء	داماد باپ سے بڑھ کر ہے	
شوک ستم آن پاش مس	گیدڑ پہاڑ کے کونے سے دکھائی دیا۔	کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے
شیف تف کیو ریش ء بڑز تف کیو بروت ء۔	نیچے تھوکوں تو داڑھی ہے اوپر تھوکو تو مونچھ ہیں۔	سب ہی اپنے ہیں۔
عیدنا تو ک مننگ	عید کا چاند ہونا۔	عید کا چاند ہونا۔

براہوئی محاورہ	لفظی معنی	با محاورہ معنی
قبلہ ٹُنگ کننگ	قبلہ سوراخ کرنا	بہت عبادت کرنا
کوس آن پیشن تمنگ	قمیض سے باہر ہونا	آپے سے باہر ہونا
کورکڈ خلیک تمک تینٹ	اندھا، کڈھا، کھودے خود اس میں گرے.	چاہ کن را چاہ در پیش.
کک ءِ مینتو لیس، لکھ ءِ ہم مینپروس.	جو معمولی احسان نہ مانے وہ بڑا احسان بھی نہیں مانتا.	احسان فراموش ہونا.
کنا خدائے نی خنانس	میرے خدا کو تو کیا جانے	میرے خدا کو تو کیا جانے
کچک ءَ ابار ہڑی منتگ	کتے کیطرف ضدی ہونا	کتے کی دم ہونا.
کھوکا زندہ مس	مردہ بھی زندہ ہو گیا.	مردہ بھی کفن پھاڑ کر بولا
لکھ او کک اسٹ ءِ	ایک اور سو ایک برابر	ایک اور سو برابر
کورکن نا دے اسٹ ءِ	اندھے کیلئے دن رات برابر ہیں	اندھے کیلئے دن رات ایک ہیں
گھوج ءَ ابار پدام الگ	سانڈے کی طرح پھولنا	مغرور ہونا
لٹ خلی الیم کن، ہیئت کرک خداکن.	لاٹھی چلا بھائی کیلئے. لیکن بات خدا کیلئے کر.	خدا لگتی کہہ.
لٹ خلنگ	لاٹھی چلانا	خواہ مخواہ بولنا، اپنی ہانکنا
گڈ ءَ ابار درکنگ	پہاڑی بکرے کیطرح اچھلنا	بہت خوش ہونا
گونی تیان پک اس اف	جنگلی پیتہ میں سے ایک دانہ بھی نہیں.	بہت مفلس ہونا
ہونا مریدا اس	سامنے کے مرید ہو.	سامنے تعریف کرنا، پیٹھ پیچھے پھول جانا.

براہوئی محاورہ	لفظی معنی	بامحاورہ معنی
میت ناپاٹ نہ ہتنگ نا نہ ٹہنگ نہ	میت کی لکڑی، نہ جلانے کی نہ پھینکنے کی.	مسجد کی لکڑی نہ جلانے کی نہ پھینکنے کے
ہُرہُر، ہتنامونا ہُرپُر.	دور دیکھ، قدموں کے سامنے نہ دیکھ.	دور اندیش ہونا.
مَش ءِ پیشہ درے.	پہاڑ چھپر لے گیا.	غرور کا سر نیچا
ڈغار کٹنگ	زمین ختم ہونا.	بے بس ہوجانا مجبور ہونا.
نیام اٹی سٹنگ	بیچ میں کودنا.	بے جا دخل اندازی کرنا. دخل در مقولا.
بُرز خدا شیف ڈغار	اوپر خدا نیچے زمین.	بے یار و مددگار ہونا.
بامس ءِ تڑنگ	ناک کاٹنا	ناک کاٹنا. بے عزت کرنا
پرآن بش مننگ، مازو ناکیدغان توننگ.	بارش سے اٹھنا اور آسمان کے نیچے بیٹھنا.	آسمان سے گرا، کھجور میں اٹکا.
دُز بادشاہ نا ہرائے ہم خلیک	چور بادشاہ کے محل میں بھی ڈاکہ ڈالتا ہے.	چور کسی کو نہیں بخشتا.
لشکرنا خلوک آبادمریک پڈنا خلوک آباد مفک.	لشکر کا تباہ کیا ہوا شہر آباد ہوتا ہے.	فضول خرچی انسان کو تباہ کردیتی ہے.
خلوک آباد مفک.	لیکن پیٹ کا مارا کبھی آباد نہیں ہوتا.	

براہوئی محاورہ	لفظی معنی	بامحاورہ معنی
ڈغارٹی بوچس اِتے تو۔ آسمان ٹی استارس۔	زمین پہ کوئی جھاڑی نہ چھوڑی اور آسمان پہ کوئی ستارہ نہ چھوڑا	انتہائی برا ہونا۔ بدکاری کی انتہا
دزے بددعا الپک	چور پر بددعا کا اثر نہیں ہوتا	بڑے آدمی پہ بددعائیں اثر نہیں کرتیں ہیں۔
تینا الیم کرخلے ہیناٹی بٹیک۔	بھائی مارے سائے میں پھینکے	اپنا ماریگا تو پھر چھاؤں میں بٹھائیگا۔
اندن کُن کرپڑ کنُپ۔	چاقو اور گوشت کا ہونا۔	سخت دشمن ہونا۔
اُرچ نازیادو دشہ کننگ	اونٹ پہ سانپ ڈسنا۔	حفاظتی تدابیر کے باوجود نقصان اٹھانا بدقسمت ہونا۔
خرماہر دے بڑور کُنپک	چرخ روز روز دیئے کی پکی نہیں کھاتا۔	ہر روز عید نیست کہ حلوا خرد کسے
خدانیسی ءِ پوشِ دخل ءِ ہم دپ	خدا جھاڑیوں اور پتھروں کو بھی غربت میں مبتلا نہ کرے	مفلسی لعنت ہے۔
گوانے نہ اِس تیٹی پگٹی ءِ مش تیٹی	راکھ میں کھونا اور مٹی میں تلاش کرنا۔	غلط جگہ تلاش کرنا۔
زغم نا باآن کشنگ۔	تلوار کے منہ سے نکالنا	تہہ و تیغ کرنا۔
زورے کاٹمان کسرءِ۔	طاقت کیلئے سر پر بھی راستہ ہے	جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔
زرءِ زر کشک۔	روپیہ روپے کو کھینچتا ہے	دولت، دولت کمائے
کورنا مونا اوغنگ خڑینک آتا تاوان۔	اندھے کے آگے رونا، آنسو ضائع کرنا۔	اندھے کے آگے رونا اپنے دیدے کھونا۔

براہوئی محاورہ	لفظی معنی	با محاورہ معنی
دوتر رسنگ پک سیالئے خلیک بخالے۔	انہوں پہ بس نہیں چلتا۔ بنئے کو مارتا ہے۔	نزلہ بر عضو ضعیف
نادان باز ہا ننگ تون دانا مفک۔	نادان، بہت کہنے سے دانا نہیں ہوتا۔	بیوقوف سمجھانے سے عقلمند نہیں ہوتا۔
دنیا کٹا کر بغٹ سٹا۔	کوئی نہیں رہا کر مینڈکی بھی بول پڑی۔	مینڈکی کو بھی زکام
سال آک کارہ گالاک سیلرہ	سال گذر جاتا ہے، لیکن باتیں باقی رہتی ہیں۔	باتوں کا زخم کبھی نہیں بھرتا۔
انت پشہ، انت پشہ نا توار غلہ نا صدقہ اٹ شنغر ہم دیر کنیک	کیا مچھر اور کیا مچھر کی آواز گندم کے صدقے، کانٹا بھی سیراب ہوتا ہے۔	کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ دوسروں کے بدولت کام ہونا۔
مال خواجہ نا ءِ تہو شوان نا ءِ	مال مالک کا ہے اور مغرور چرواہا ہو رہا ہے۔	دوسروں کے مال پر مغرور ہونا۔
خن، خن نا شرمندہ ءِ	آنکھ آنکھ سے شرمندہ ہے	آنکھ کو آنکھ سے شرم
خدا ہیچ کس نا قبرٹ ہم تینا کپ	خدا کسی کی قبر کو بھی تنہا نہ کرے۔	تنہائی عذاب جان ہے۔
اُرح اُن ہرے فیر کرمون شیف بوان رےیا مون بالا۔ پارے ہر تو ماتا زیاپٹے۔	اونٹ سے پوچھا کہ ڈھلوان اچھا ہے یا بلندی۔ اس نے جواب دیا کہ دونوں پر لعنت ہو	

اغلاط نامہ

صفحہ نمبر	سطر نمبر	غلط	صحیح
۵	۱۴	بھائی چارے	بھائی چارے کا
۲۳	۱۵	اہلی	اہل
۲۳	۱۶	خارخ	خارج
۲۳	۱۸	صوقیات	صوتیات
۲۶	۱۴	ثل	ثل
۲۷	۱۴	امند	مِند
۲۸	۱۲	نرمسہی	نرمہی
۲۸	۱۲	مادہ مسہی	مہی
۲۹	۴	گائے	استعمال ہن
۳۰	۱۱	ھشکوکاک	ہشوکاک
۳۲	۱۴	تانو	تافو
۳۲	۱۴	تانوک	تافوک
۳۶	۵	ادغلنگ	ادغنگ
۳۶	۱۲	کنینگ	کنِنگ
۳۸	۷	تم	نم
۷۴	۲۰	ہسک	ہسک
۷۵	۲	پہنچ دو	سہک دو بشنح
۸۰	۱۸	بے مننگ	بے ننگ
۸۱	۴	پُتر	پرینگ
۸۱	۴	پُتر پہ	پترینگ پہ

صفحہ نمبر	سطر نمبر	غلط	صحیح
۸۲	۳، ۲	رسنگ	دسنگ
۸۵	۱۲	پلک	ابرو
۸۵	۱۴	ابرو	پلک
۸۵	۱۷	نغیر	نغد
۸۵	۱۱	ریٹری	ایری
۸۵	۱۸	خشونک	خش
۸۶	۸	چرچی	چرپی
۸۶	۳	تینڈھ	نیند
۸۷	۱۴	ذالقہ	ذائقہ
۸۷	۵	نبشار	نشار
۸۷	۶	پتراک	پتارک
۸۷	۷	ماتقہ	ماتنہ
۸۷	۸	پیش زادہ	پیرزادہ
۸۸	۱۰	ہشر	ہر
۸۸	۵	ندیان	زریان
۸۹	۳	گنگشت	گنجشک
۸۹	۷	کیبوت	کپوت
۸۹	۴	آشو	آشوکرکشی
۸۹	۷	پفٹ	پغٹ
۸۹	۱۸	نینپلق	تلق
۸۹	۲	ریلق	ھیلق۔ ایلق
۹۰	۳	یشام	بشام

صفحہ نمبر	سطر نمبر	غلط	صحیح
۹۰	۵	صوب	صوب صحب
۹۰	۷	خفش	خفتن
۹۱	۶	صفری	صفری۔ صفر
۹۳	۲	بوہڑ	بوہرندی
۹۴	۶	بواری	بوار
۹۵	۳	درنای	درنائی
۹۵	۷	ریشہ	ریشہ کور
۹۵	۹	چلس	کانٹ
۹۵	۱۲	واپاری	واپار
۹۶	۱	واپار	واپاری
۹۶	۱	ڈھور	ڈھول
۹۶	۴	سنگ	سنگت
۹۶	۹	ایل	الق
۹۶	۱۴	کوٹ	کوس
۹۷	۳	گٹ	کٹ
۹۸	۱۸	گندھک	گندھک
۹۹	۹	است ٹی گڑپرغنگ	است بی گر بشخنگ
۱۰۰	۸	نعت	لغت
۱۰۱	۳	پیرمس پیرمتو	پیرمس دسے میرمتو
۱۰۲	۱۴	ہڑپ خلنگ	ہڑپ خلنگ
۱۰۶	۳	ہرپڑ	ہرپہ
۱۰۶	۹	کہدغان	کرغان

صفحہ نمبر	سطر نمبر	غلط	صحیح
۱۰۷	۲	اتے تو	اے تو
۱۰۷	۵	ہیخا	سیخا
۱۰۷	۸	دیئے	دبنے
۱۰۷	۹	نیسی	نیستی
۱۰۸	۹	صدفراٹ	صدخراٹ
۱۰۸	۱۶	خدا کسی کی قبر کو بھی تنہا نہ	خدا کسی کی قبر کو بھی تنہا نہ کرے۔